COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

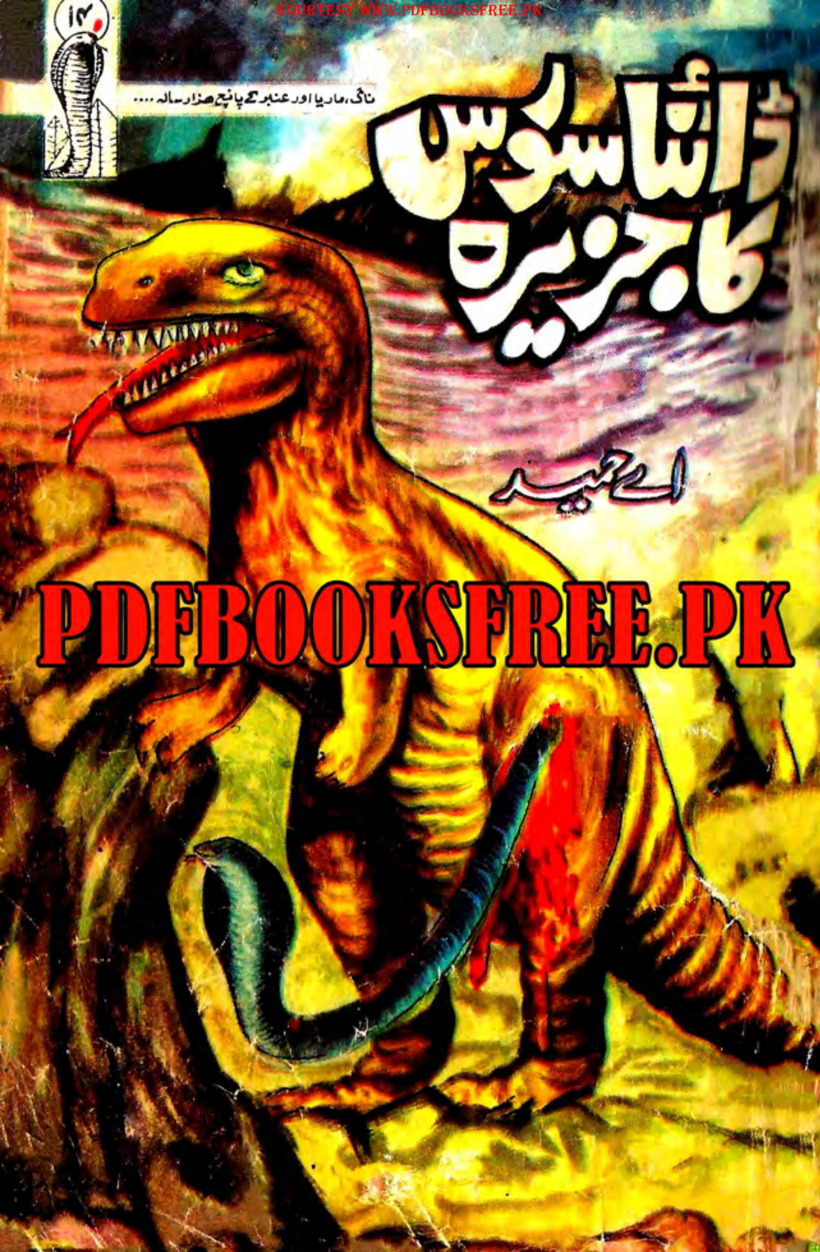

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ڈائنا سورس

نیا مکتبہ اقرأ

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

ڈائنا سورس کا جزیرہ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سرکولیشن، پروڈکشن انچارج
جلال انور

قیمت پانچ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

بار اول :
تعداد : دو ہزار
ناشر : مکتبہ اقراء [illegible]
[illegible]

پیارے دوستو!

پچھلی قسط میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناگ ایک ایسے جزیرے میں پہنچ گیا ہے کہ جہاں سُرخ سانپ کے بیان کے مطابق کسی جنّ کی حکومت ہے جو آدھی رات کو اپنی غار سے باہر نکلتا ہے اور جو کوئی اس کے سامنے آتا ہے اسے زندہ نہیں چھوڑتا اور سانس کھینچ کر اسے کھا جاتا ہے۔ ناگ کے ساتھ اس کا ایک دوست ہرمز بھی ہے۔ آدھی رات کو ناگ سمندری چٹان کے شگاف میں بیٹھا ہے اس کا دوست سو رہا ہوتا ہے کہ اسے ایک آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ آواز بڑی ڈراؤنی اور وحشت ناک ہے۔ ناگ کو ایک تیز بُو محسوس ہوتی ہے۔ وہ تاروں بھری سنسان رات میں چٹان کے شگاف سے نکل کر جزیرے کے جنگل کی طرف دیکھتا ہے جو تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ آواز اسی جنگل سے آئی تھی۔ پھر کیا ہوتا ہے، اب آپ یہاں سے آگے خود پڑھیں۔

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فہرست

- ڈائنا سورس کا جزیرہ
- خزانے کے چور
- کِنگ کانگ سے مقابلہ
- کوکلاں جادوگر
- کالی بلّی

ڈائنا سورس کا جزیرہ

ڈراؤنی آواز آہستہ آہستہ قریب آرہی تھی۔

یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی چلتا پھرتا پہاڑ سانس لے رہا ہو۔ جیسے کسی آگ اور لاوا اگلنے والے جوالا مکھی کے دہانے سے لمبی لمبی سسکاریں بلند ہو رہی ہوں۔ جیسے پہاڑ میں جان پڑ گئی ہو اور وہ آگ کی تپش سے کراہتا ہوا سمندر کی طرف بڑھ رہا ہو۔ قیدی نوجوان ہرمز سو رہا تھا۔ اندھیرے میں سمندری چٹان کے شگاف کے اندر وہ پتھریلی دیوار سے ٹیک لگائے بے سدھ پڑا تھا۔ ناگ کی اندھیرے میں آنکھیں پوری کھلی تھیں۔ وہ نتھنے پھُلا کر ہوا میں اس بلا کی بُو سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا جو آدھی رات کو جزیرے پر نمودار ہو چکی تھی اور جس کے بارے میں جزیرے کے سرخ سانپ نے اُسے بتایا تھا کہ وہ کوئی جِنّ ہے۔ جو اپنے سامنے آئی ہوئی ہر شے کو ایک ہی سانس سے اندر کھینچ کر ہڑپ کر جاتا ہے۔

ناگ کو ایک تیز قسم کی بُو محسوس ہونے لگی تھی۔ ڈراؤنی آواز ایکدم رُک گئی۔ جزیرے پر گہری خاموشی چھا گئی۔ تیز بُو اسی طرح آرہی تھی ناگ کو خاموشی سے وحشت ہونے لگی۔ اس نے باہر نکل کر جزیرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے جن کو دیکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ قیدی نوجوان ہرمُز کو سوتا چھوڑ کر وہ شگاف سے باہر آیا۔ اس نے جنگل کی طرف نگاہ دوڑائی۔ جنگل کے درخت اندھیرے میں خاموش کھڑے تھے۔ سمندر کے اوپر تاریک آسمان تھا جس پر ستارے چمک رہے تھے۔ تیز بو آہستہ آہستہ دور ہو رہی تھی۔

ناگ نے گہرا سانس لے کر عقاب کا روپ بدلا اور اڈاری مار کر اوپر اڑ گیا۔ وہ ہوا میں اڑتے ہوئے نیچے جزیرے کی بلا کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ آخر کیا شے ہے۔ اُس نے اس جگہ کا ایک چکر لگایا جہاں سے جنگل شروع ہوتا تھا۔ اُسے ایک جگہ درختوں کی طرف جاتا ایک عجیب سا دیو ہیکل سایہ دکھائی دیا۔ وہ غوطہ لگا کر نیچے آیا تو سایہ جنگل میں غائب ہو گیا۔ وہ اڑتا ہوا درختوں میں آ گیا۔ سارے جنگل میں گہری موت ایسی خاموشی تھی۔ اب وہاں نہ کوئی بُو تھی اور نہ جن کی ڈراؤنی آواز تھی۔

ناگ بڑا سٹ پٹایا کہ یہ پُراسرار شے اچانک کہاں غائب ہو گئی ہے؟ اس نے سارے جزیرے کے اوپر دو تین بار چکر لگائے۔ اسے کوئی جن یا جزیرے کی بلا نظر نہ آئی۔ وہ ناکام ہو کر واپس چٹان کی طرف جانے لگا تھا کہ اچانک جزیرہ دو آوازوں سے دہل اٹھا۔ ایک آواز تو وہی جوالا مکھی پہاڑ کے پھٹنے کی آواز تھی اور دوسری کسی درندے کی لمبی اذیت ناک چیخ کی آواز تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی بلا نے اس درندے کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ناگ فوراً اس طرف اڑا جدھر سے یہ دونوں آوازیں آئی تھیں اور جہاں دو تین چیخوں کے بعد اب خاموشی چھا گئی تھی۔

جنوب کی جانب سمندر میں زرد گول گول چاند نکل آیا۔ زرد چاندنی جزیرے پر پھیل گئی۔ درختوں کے نیچے جھاڑیوں میں دھیمی دھیمی روشنی سی ہو گئی۔ ناگ درختوں سے کوئی پانچ فٹ اوپر اڑا جا رہا تھا۔ ایک جگہ اُس نے درندے کی دردناک آخری بار کراہنے کی آواز سنی۔ وہ جھپک کر وہیں اتر آیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ ایک جگہ کتنے ہی درخت ٹوٹے پڑے ہیں۔ ان کے بیچ میں جھاڑیاں مَسلی ہوئی ہیں جیسے ابھی ابھی وہاں سے بے شمار مست ہاتھیوں کا قافلہ گذرا ہوا اور ان کے درمیان ایک ہاتھی مردہ پڑا ہے ناگ ہاتھی کی لاش کے قریب ایک ٹوٹے ہوئے درخت کے تنے پر بیٹھ گیا۔ درختوں میں سے چاند کی روشنی آ رہی تھی۔ ناگ نے دیکھا کہ ہاتھی کا پیٹ کُھلا ہوا ہے۔ گردن آدھی کٹی ہوئی ہے۔ سونڈ غائب ہے تین ٹانگیں بھی جیسے کوئی نوچ کر کھا گیا ہے۔ کُھلے پیٹ کے اندر سوائے خون آلود پسلیوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہاتھی کی انتڑیاں، جگر، معدہ، پھیپھڑے، دل اور اندر کی ہر شے کوئی جن جیسے زبان سے کھُرچ کھُرچ کر کھا گیا تھا۔ ہاتھی کے جسم سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ ابھی ابھی یہ خونیں کھیل کھیلا گیا تھا۔

سوال یہ تھا کہ وہ جن یا بلا کہاں چلی گئی تھی ؟ جس نے اتنے بڑے ہاتھی کے آدھے جسم کو کھا لیا تھا وہ خود کتنی بڑی بلا نہ ہو گی! ناگ نے آس پاس جنگل کا کونہ کونہ چھان مارا۔ مگر اُسے بلا یا جزیرے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جن کا کوئی نشان نہ مل سکا۔ اب وہ تیز بُو اور لمبے لمبے سانس لینے کی سسکاریں بھی سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ ناگ کو پیچھے ہرمُز کی فکر بھی تھی کہ کہیں وہ اٹھے اور پریشان ہو کر اس کی تلاش میں جنگل کی طرف نہ نکل آئے۔

ناگ واپس چٹان کے پاس آ گیا۔ یہاں اس نے ایک بار پھر انسان کا روپ بدلا اور شگاف کے اندر داخل ہوا۔ ہرمُز جاگ رہا تھا اور بیحد پریشان تھا کہ ناگ کدھر چلا گیا۔ درندے کی آخری چیخ اس نے بھی سنی تھی اور وہ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ ناگ کو دیکھ کر بولا۔

"تم کہاں چلے گئے تھے؟ یہ چیخ کی آواز کس کی تھی؟ میں تو یہی سمجھا کہ درندے نے تم پر حملہ کر دیا ہے۔"

ناگ نے اُسے بتایا کہ درندہ مر چکا ہے۔

"مگر یہ معمّہ حل نہیں ہو رہا کہ جس عفریت نے ہاتھی جیسے درندے کو آدھا ہڑپ کر لیا وہ کہاں غائب ہو گیا؟"

اس کے بعد ناگ نے ہرمُز کو ساری داستان سنائی۔ مگر اُسے یہ نہ بتایا کہ وہ پرندہ بن کر جنگل کی سیر کر رہا تھا۔ ہرمُز کا رنگ خوف کے مارے زرد ہو گیا۔

"ناگ بھیا! یہاں سے جس طرح بھی ہو سکے نکل چلو۔ نہیں تو یہ جزیرے کی بلا ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گی۔"

ناگ نے اسے حوصلہ دیا اور کہا۔

"نوجوان یوں نہیں گھبرایا کرتے۔ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم کشتی کے چپّو آج ہی تیار کر کے یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ لیکن ڈر کر نہیں بھاگیں گے۔"

ہرمُز نے کہا۔

"جیسے بھی ہو ہمیں یہاں ٹھہرنے کا خطرہ ہرگز ہرگز مول نہیں لینا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے ہم آج شام یہاں سے چلے جائیں گے لیکن ہمیں دس پندرہ دنوں کی خوراک اور پانی کشتی میں جمع کرنا ہو گا۔ پانی ہمیں جنگل کے اندر ناریل کی شکل میں ملے گا اور خوراک خشک پھل بھی ہمیں وہیں ملیں گے۔"

ناگ کے اس خیال پر ہرمُز نے کہا۔

"بھائی میں تو ہرگز ہرگز جزیرے کے اندرونی جنگل میں نہیں جاؤں گا چاہے بھوکا مر جاؤں۔ یہ کام تو تم ہی کرو گے۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا بھائی میں ہی کر لوں گا یہ کام۔ لیکن تم ایک وعدہ کرو کہ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں تم اسی جگہ چھپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہو گے۔"

ہرمُز جھٹ بولا۔

"اور اگر جزیرے کی بلا ادھر آ نکلی تو کیا یہاں بیٹھے بیٹھے اس کی خوراک بن جاؤں؟"

"ارے بھئی اگر بلا ادھر آ ہی گئی تو پھر بے شک تم سمندر میں چھلانگ لگا دینا۔"

اسی طرح باتیں کرتے صبح ہو گئی۔ ناگ نے کمزور دل ہرمُز کو چٹان کی شگاف کے اندر بیٹھے رہنے کو کہا اور باہر آ کر جنگل سے کچھ ناریل اور گرے پڑے جنگلی پھل اکٹھے کر کے اُسے دیئے اور خود چیونٹوں کی لکڑی اور دس پندرہ دولوں کی خوراک کی تلاش کا بہانہ کر کے اس جگہ کی طرف چل دیا جہاں رات اس نے ایک بھیانک منظر دیکھا تھا۔

جنگل رات کی طرح سنسان اور خاموش تھا۔ ناگ اب انسان کی شکل میں چلا جا رہا تھا۔ وہ جنگل کے کنارے کنارے آگے بڑھتا اس علاقے میں آگیا جہاں آدھی رات کو خوفناک بلا نے ہاتھی کو چیر پھاڑ کر آدھا کھا لیا تھا۔ یہاں درخت اسی طرح ٹوٹے پڑے تھے اور جھاڑیاں مسلی ہوئی تھیں جیسے ان کے اوپر سے ریل گاڑی گذر گئی ہو۔

ہاتھی کی کٹی پھٹی غیر مکمل لاش جنگلی مُردار خود چیونٹیوں سے

ڈھکی ہوئی تھی۔ سیاہ رنگ کی چیونٹیوں نے ساری لاش کو سیاہ کر رکھا تھا اور اسے دھڑا دھڑ کھائے جا رہی تھیں۔ وہاں مکھیوں کی زبردست بھنبھناہٹ گونج رہی تھی۔ ناگ ایک درخت کے ساتھ لگا کھڑا ہاتھی کی لاش کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے چیونٹیوں نے تقریباً ختم کر رکھا تھا۔ ناگ نے گھاس کو دیکھا۔ خشک گھاس مسلی ہوئی تھی اور ایک مسلی ہوئی چھوٹی سی سڑک ایک طرف کو جا رہی تھی۔ خون کے بڑے بڑے دھبے بھی اُدھر ہی کو جا رہے تھے۔

ناگ سمجھ گیا کہ جزیرے کی بلا ہاتھی کو چٹ کر کے خون آلود جبڑوں پر زبان پھیرتی اسی طرف گئی ہو گی اور یہ نشان اس کے جبڑوں سے ٹپکنے والے ہاتھی کے خون کے ہیں۔ ناگ مسلی ہوئی گھاس کا سراغ لگاتا آگے چل پڑا۔ خون کے دھبے کچھ دُور جانے کے بعد ختم ہو گئے۔ گھاس یوں مسلی ہوئی تھی کہ صاف لگتا تھا کہ خوفناک بلا کوئی جن نہیں ہے بلکہ کوئی بھیانک قسم کا زمانہ قبل از تاریخ کا کوئی درندہ ہے۔ جو اب دنیا میں کہیں نہیں پائے جاتے اور اس کے چار بڑے بڑے پیر ہیں۔ جو اتنے بڑے ہیں کہ ان پر اگر چار ہاتھی بھی کھڑے ہو جائیں تو پھر بھی جگہ باقی بچی رہے۔

ناگ جزیرے کے عفریت کی کھوج میں چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پہنچ گیا۔ جہاں زمین ایکدم سے نیچے ڈھلان کی طرف اتر گئی تھی اور وہاں آگے جا کر ایک غار کا منہ کھلا ہوا تھا۔ یہ جنگل کا پراسرار دہشت ناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راستہ اس غار کے اندر چلا گیا تھا۔

یقیناً وہ بلا اسی غار میں رہتی تھی۔

ناگ غار کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ اس کی سخت غلطی تھی۔ اگر اس کی جگہ عنبر یہ غلطی کرتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ کیونکہ وہ مر نہیں سکتا تھا۔ لیکن ناگ مر سکتا تھا۔ اس کا جسم کٹ سکتا تھا اور اس کے بعد اگر تین ماہ کے اندر اندر اسے ہمالیہ پہاڑوں کے مقدس ناگ والے سمندر میں تالاب کے پانی میں چھ ماہ تک نہ رکھا جاتا وہ زندہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ناگ مہم جوئی کے جذبے اور شوق میں اس غار میں داخل ہو گیا جہاں خوفناک بلا آدھے ہاتھی کو ہڑپ کر جانے کے بعد سو رہی تھی۔

غار میں ناگ کو وہی تیز بو محسوس ہوئی۔ یقیناً بلا اندر تھی۔ ناگ کا خیال تھا کہ جونہی خطرہ ہوا وہ جانور یا پرندہ بن کر اڑ جائے گا اسے یہ خیال ہی نہیں آیا تھا۔ کہ جس خوفناک عفریت نے ہاتھی کو نگل لیا ہے وہ اُسے کب وہاں سے جانے دے گی۔

ناگ جوں جوں اندر جا رہا تھا تاریکی بڑھ رہی تھی۔ غار آگے جا کر کافی کشادہ ہو گئی اور پہاڑ کی درزوں سے آتی روشنی میں ناگ نے پھر وہی تیز تیز سانس لینے اور جوالامکھی کے منہ سے اٹھنے والی سسکار کی آوازیں سنیں۔ وہ رک گیا۔ درندے کی بو تیز سے تیز تر ہو گئی تھی۔ درندہ کہیں آس پاس ہی تھا۔

ناگ دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کو ایک دوبارہ خیال آیا کہ وہ پرندہ بن کر یا سانپ بن کر آگے بڑھے۔ لیکن پھر یہ سوچ کر اس نے ایسا نہ کیا کہ پرندے کے روپ میں رہ کر وہ درندے کا پوری طرح جائزہ نہ لے سکے گا۔

اچانک غار میں ایک کان پھاڑ دینے والی چیخ گونجی۔ سارا غار لرز اٹھا۔ ناگ بھی سہم کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اونچی لمبی پہاڑ ایسی بلا سامنے دیوار کے چوڑے شگاف میں سے نمودار ہوئی۔ اس کی گردن بے تحاشہ لمبی اونچی تھی۔ اس کے منہ سے جو سانس نکل رہا تھا اس میں سے شرارے لپک رہے تھے۔ اس کا بیضوی جسم گویا دس ہاتھیوں کو ملا کر بنایا گیا تھا۔ اس کی ٹانگیں گینڈے کی طرح چھوٹی تھیں اور پاؤں بہت بڑے بڑے تھے۔ اوپر کے لمبے لمبے نوکیلے دانت بے حد خطرناک تھے۔

ناگ کو ان ارضی درندوں کا خیال آ گیا جو آج سے لاکھوں سال پہلے ہماری زمین پر زبردست زلزلے آنا شروع ہوئے اور زمین جگہ جگہ سے پھٹنے لگی تو یہ پہاڑوں جتنے بڑے بڑے درندے بھیانک چیخوں کے ساتھ اس میں گر گر کر فنا ہو گئے۔ ان کو ڈائنا سورس کہا جاتا تھا۔ یقیناً یہ کوئی لاکھوں برس پہلے کا ڈائنا سورس درندہ تھا جس کی نسل کسی نہ کسی طرح اس جزیرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر زندہ چلی آ رہی تھی۔

ناگ اپنی خیالوں میں گم تھا۔ کہ خوفناک بُلا نے اپنی سرخ اور زرد ڈراونی آنکھوں سے اُسے دیکھ لیا اور اس سے پہلے کہ ناگ اپنا بچاؤ کر سکے اس پر اپنی لمبی گردن اٹھا کر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اس قدر اچانک تھا کہ ناگ کو اتنی بھی فرصت نہ مل سکی کہ وہ گہرا سانس لے کر انسان سے سانپ یا پرندہ بن کر وہاں سے اڑ سکتا۔ درندے ڈائنا سورس نے اپنا منہ کھول کر لمبی زبان ناگ پر ماری اور اسے اُچک کر زبان میں لپیٹا اور آن کی آن میں اپنے منہ میں ڈال لیا۔

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا کہ ناگ جب سنبھلا تو وہ ڈائنا سورس درندے کے حلق سے نیچے اتر رہا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے وہ اندھیرے میں کسی لجلجی پھسلن والی سڑک پر سے نیچے ہی نیچے پھسلتا جا رہا ہے پھر وہ جیسے دھم سے کسی اندھیرے کنوئیں میں جا گرا اور اس کے دونوں پاؤں کسی نرم نرم گدیلے ایسے گوشت میں ٹخنوں تک دھنس گئے اور اس کا سانس تیز بُو سے رُکنے لگا۔ یہ ڈائنا سورس بُلا کا معدہ تھا اس نے ہاتھ پاؤں مارے تو اس کے ہاتھ ہاتھی کی ٹانگ کی بڑی بڑی درخت کے تنوں ایسی ہڈیوں سے ٹکرائے۔ ہاتھی کی یہ ٹانگیں ڈائنا سورس بُلا نے ابھی ابھی ہڑپ کی تھیں۔

ناگ سمجھ گیا کہ وہ شاید زندگی کی سب سے بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔ اس کے دماغ نے بڑی تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ پہلی

بات جو اس کے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ انسان بن کر وہ ایک یا ڈیڑھ منٹ سے زیادہ اس تیز گیس کی بُو میں زندہ نہیں رہ سکے گا۔ اگر وہ سانپ بن جائے تو کم سے کم آکسیجن میں بھی زیادہ سے زیادہ زندہ رہ سکے گا۔ ناگ نے جھٹ گہرا سانس لیا اور افریقی صحراؤں کا وہ کالا سانپ بن گیا جس کے جسم پر مچھلی کی طرح سے سخت جلد ہوتی ہے۔ اس طرح کی سخت کھال پر ڈائنا سورس بُلا کے معدے کے تیزاب زیادہ اثر نہیں کر سکتے تھے۔

سانپ بنتے ہی ناگ بُلا کے معدے کے پانی پر تیرتا ہوا اس کی پسلیوں میں آ گیا۔ پسلیوں پر چربی کی موٹی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ یہاں سے رینگ کر وہ بُلا کے دل کی طرف بڑھا۔ مگر دل کے اردگرد ہڈی کی ایک پتھر سے بھی زیادہ سخت دیوار کھڑی تھی جس کو ناگ کم از کم سانپ بن کر نہیں توڑ سکتا تھا۔ وہ رینگتا ہوا واپس بُلا کی پسلیوں سے ہوتا اس کی پیٹھ کے اندر آ گیا۔

سانپ ہونے کے باوجود ناگ کا دم گھٹنے لگا تھا۔ آکسیجن کی کمی کے ساتھ ساتھ ڈائنا سورس بُلا کے معدے میں خدا جانے کس قسم کے گیس اور تیزاب بھرے ہوئے تھے کہ اندر سانس لینا دُوبھر ہو رہا تھا۔ ناگ کا ذہن سانپ کے روپ میں بھی بڑی تیزی سے اور ہوش و حواس کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ ایک بات کا اسے پوری طرح سے یقین ہو چکا تھا کہ اگر اس نے پانچ منٹ کے اندر اندر اس خوفناک درندے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیٹ سے رہائی حاصل نہ کی تو پھر اس کا جسم اندر ہی گل سڑ جائے گا اور عنبر اور ماریا اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے بچھڑ جائیں گے۔

ناگ نے اپنی سانپ کی دو شاخ زبان نکال کر ڈائنا سورس کی پیٹھ کی اندرونی دیوار کے گوشت کو ٹٹولا۔ گوشت اندر سے نرم تھا۔ سانپ نے بجلی ایسی تیزی کے ساتھ گوشت کو توڑ توڑ کر معدے کے اندر ہی پھینکنا شروع کر دیا۔ ایکدم سے معدے میں جیسے بھونچال آ گیا۔ ڈائنا سورس کو شدید درد ہوا اور وہ غار میں درد سے اچھلنے اور کراہنے لگا۔ کوئی اس کے پیٹ کے اندر چھریاں چلا رہا تھا۔ ایک بہت بڑی آنت کسی کارخانے کی بڑی گول چمنی کی طرح سانپ کے قریب سے نیچے جا رہی تھی۔ سانپ اس چمنی نما آنت کے ساتھ چمٹ گیا اور گوشت کی دیوار کی بوٹیاں توڑ توڑ کر پھینکتا رہا۔

ڈائنا سورس بلا نے اندر ہی اندر معدے کو سکیڑنا شروع کر دیا۔ معدے کی دیوار سکڑ کر کبھی ناگ کے قریب آتی اور کبھی دور چلی جاتی۔ لیکن ناگ اپنے کام میں لگا رہا۔ تین منٹ کے اندر اندر سانپ نے ڈائنا سورس بلا کے جسم کے اندر سے سوراخ کر دیا اور بڑی پھرتی سے رینگ کر باہر اس کے جسم کے اوپر بالوں میں آ گیا۔ ڈائنا سورس کو جیسے سکون سا آ گیا۔ اس نے اچھلنا کودنا بند کر دیا۔ اس کے جسم کے چھوٹے سوراخ میں سے خون کی نالی بہہ رہی تھی۔ لیکن اسے اس کا احساس نہیں رہا تھا۔ البتہ بلا نے اپنے جسم پر سانپ کے رینگنے کو ضرور محسوس کیا تھا۔ ایسے ہی

جیسے ہاتھی کے بدن پر کوئی ٹڈا اچھل رہا ہو۔

ڈائنا سورس نے اپنی لمبی گردن پیچھے کر کے اپنی زبان سے رینگتی ہوئی شے کو چاٹ لینا چاہا مگر ناگ نے اب اسے موقع نہ دیا۔ وہ بڑی تیزی سے رینگ کر ڈائنا سورس بلا کی دم کی طرف نکل گیا۔ یہاں تک بلا کی زبان نہیں پہنچ سکتی تھی۔ بلا کے جسم سے باہر نکل کر سانپ ناگ نے سکھ کا سانس لیا۔ اور پیٹ کی نسبت غار کی ہوا بہت تازہ تھی۔ اگرچہ اس ہوا میں بھی ڈائنا سورس کے سانس اور جسم کی بے حد تیز بو رچی ہوئی تھی لیکن اب سانپ کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔

ناگ کسی طرح غار سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ اس کا ایک ہی طریقہ تھا کہ جب ڈائنا سورس بلا غافل ہو یا سو جائے تو وہ اس کے جسم سے اتر کر رینگتا ہوا غار سے باہر بھاگ جائے۔ کیونکہ دوسری صورت میں وہ بلا کی خوفناک آنکھ اور لمبی قاتل زبان سے نہیں بچ سکتا تھا۔ یہ ایسی خوفناک زبان سانپ کو پچاس فٹ سے بھی ہڑپ کر سکتی تھی۔ سانپ ڈائنا سورس کی دم کے بالوں میں چھپا چپ چاپ لیٹا تھا۔ ڈائنا سورس کو بھی اب جیسے کچھ سکون سا آ گیا تھا۔ ہاتھی نگلنے کے بعد اس پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی۔ وہ غار کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ سانپ آہستہ سے رینگ کر کچھ اوپر آ گیا۔ ڈائنا سورس بلا کی گردن پہاڑ کی چھت سے ٹکرا رہی تھی اور اس نے اپنا نوکیلے آرے ایسے دانتوں والا بڑا سر زمین کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ نیند

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی دنیا میں چلا گیا اور اس کے زبردست خراٹے گونجنے لگے۔

سانپ ان خراٹوں کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ وہ ڈائنا سورس بلا کی پیٹھ پر رینگتا ہوا نیچے اتر آیا۔ اس قوی ہیکل بلا نے ساری کی ساری غا کو گھیر رکھا تھا۔ آدھی   سے زیادہ دیواریں بھی اس کے پہاڑ جیسے بڑے جسم میں غائب ہو گئی تھیں۔ سانپ کو بڑی مشکل سے بلا کے نیچے سے ایک ایسا راستہ مل گیا جہاں چیونٹیوں کی ایک قطار پہ ہی سے جا رہی تھی۔ سانپ نے چیونٹیوں کے ساتھ ساتھ آگے کو رینگ شروع کیا۔ کئی ایک چیونٹیاں اس کے اوپر چڑھ آئیں۔ سانپ نے جسم کو جنبش دے کر انہیں نیچے گرا دیا۔ کیونکہ یہ چیونٹیاں بڑی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی تھیں۔

سانپ ڈائنا سورس بلا کے جسم کے نیچے سے نکل کر اس جگہ پر آ گیا جہاں سے بلا کی گردن شروع ہوتی تھی۔ اس کی گردن سانس کے ساتھ آہستہ آہستہ اوپر نیچے ہو رہی تھی۔ جیسے کوئی بہت بڑا استون جو ہوئے سانس لے رہا ہو۔ سانپ ناگ گردن کی بلند ڈھلانی دیوار کے ساتھ ساتھ رینگتا اس کے منہ کی طرف بڑھا۔ اس بلا سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کے زبردست دانتوں اور خطرناک لمبی زبان والے منہ کے پاس سے گزرنا ضروری تھا۔

ناگ یہاں سے پرندہ بن کر بھی نہیں اڑ سکتا تھا۔ کیونکہ پرندے کے پھڑ پھڑانے سے ڈائنا سورس کی آنکھ کھل سکتی تھی اور وہ اڑتے

ہوئے پر زبان کی کمند پھینک کر بڑی آسانی سے ہڑپ کر سکتا تھا۔ ناگ سانپ ہی کی شکل میں آہستہ آہستہ رینگتا آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ بڑا ہوشیار ہو گیا تھا۔ کیونکہ ڈائنا سورس بلا کا منہ اب قریب آ رہا تھا اس کے منہ اور ناک سے نکلنے والے خراٹوں کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔ سانپ کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی ایسی جگہ آ گیا ہے جہاں سمندر کی غضبلی موجیں ساحل کی چٹانوں سے ٹکرا رہی ہیں۔

ڈائنا سورس کی تھوتھنی جہاں پڑی تھی۔ وہاں آگے جانے کا راستہ بند ہو گیا تھا۔ اب ایک ہی طریقہ تھا کہ ڈائنا سورس کی تھوتھنی کے اوپر سے رینگ کر وہاں سے نکلا جائے۔ ناگ رک گیا۔ کچھ دیر وہ غور کرتا رہا کہ کوئی دوسری تدبیر بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں ہ دوسری تدبیر کوئی نہیں تھی۔ ڈائنا سورس کی تھوتھنی نے سانپ کے اوپر اور آگے کے دونوں راستے بند کر رکھے تھے۔

اچانک ڈائنا سورس کی تھوتھنی نے جیسے ایک چھینک ماری۔ غار میں زمین پر سے مٹی کا گرد و غبار اڑا۔ سانپ گردن کے نیچے ہو گیا۔ کیونکہ تھوتھنی نے زبان باہر نکال کر ایک دائرے میں گردش کی تھی۔ ایک منٹ کے بعد ڈائنا سورس دوبارا خراٹے لینے لگا۔ سانپ اس کی گردن کے نیچے سے نکل آیا اور تھوتھنی کی طرف چلا۔ اس کے چھینک ہونے سے تھوتھنی کا رخ بدل گیا تھا۔ اور اب وہ اور زیادہ اونچی ہو گئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ عاجز آگیا۔ اس نے ایک ایسا کام کیا جو بڑا خطرناک تھا اور جس میں اس کی موت کا خطرہ بے حد زیادہ تھا۔ لیکن موت ویسے بھی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ رینگ رہی تھی۔ سانپ نے ایک پھنکار ماری اور ایک پل میں وہ سانپ سے چیونٹی بن گیا۔ ناگ آج تک کبھی اتنا چھوٹا کیڑا نہیں بنا تھا۔ کیونکہ اس میں ہر لمحے خطرہ رہتا تھا کہ کوئی بڑا کیڑا یا جانور یا درندہ یا مینڈک "ڈڈو" وغیرہ اسے نگل کر ختم نہ کر دے۔ مگر یہاں بڑی مجبوری تھی۔

ناگ چیونٹی بن کر چیونٹیوں کی ایک چھوٹی سی قطار میں شامل ہو گیا جو غار سے باہر جا رہی تھی۔ چیونٹیوں کی عادت ہے کہ وہ چلتے چلتے آپس میں اپنی زبان میں باتیں کرتی جاتی ہیں اور یوں ایک دوسری کو درست راستہ بتا دیتی ہیں۔ ناگ چیونٹی بن کر ان کی قطار میں شامل ہوا تو ایک چیونٹی نے اس کے قریب سے گذرتے ہوئے کہا۔

"سیدھا جاکر بائیں ہاتھ کو مڑ جانا۔ اس خوفناک بلا کے منہ سے بچنا۔"

ناگ چونکہ جادو کے زور سے چیونٹیوں کی زبان جانتا تھا۔ اس لئے اس نے کہا۔

"اچھا بی بی۔"

چیونٹی نے چونک کر ناگ کو دیکھا اور بولی۔

"بی بی تو یہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا۔ ہم تو ایک

دوسری کو ہمیشہ بہن کہتی ہیں۔ سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟"

ناگ سٹ پٹا سا گیا۔ بولا۔

"بہن! میں چیونٹی ہی تو ہوں تم مجھے دیکھ نہیں رہی بالکل تمہارے جیسی ہوں۔"

چیونٹی نے کہا۔

"تمہارا رنگ بھی ہم سے مختلف ہے اور تمہاری زبان بھی اجنبی ہے۔ اچھا بتاؤ ہمارا آج کا کوڈ ورڈ کیا ہے؟"

چیونٹیاں جب باہر نکلتی ہیں تو خطرے کے پیش نظر اپنا ہر روز ایک خفیہ لفظ رکھتی ہیں۔ اس روز ان کا خفیہ لفظ "گھوڑا" تھا۔ ناگ یہ لفظ نہیں جانتا تھا۔ اب وہ گھبرا گیا۔ کیا جواب دے۔ دوسری چیونٹیاں بھی وہاں جمع ہو گئیں۔ انہوں نے شور مچا دیا۔ یہ دوسرے قبیلے کی چیونٹی ہمارے علاقے میں آگئی ہے۔ چیونٹیوں کی سردار نے کہا۔

"اسے ختم کر دو"

یکدم سے ساری چیونٹیوں نے ناگ پر حملہ کر دیا۔ اس کے لئے جان بچانی مشکل ہو گئی۔ ایک طرف چیونٹیوں کی فوج ہے جو اس کو ایک سیکنڈ میں چٹ کرنے والی تھیں اور دوسری طرف لاکھوں سال پہلے کی خوفناک بلا ہے جو سانس اندر کھینچ کر اُسے ہڑپ کر سکتی تھی۔ ناگ پر جونہی چیونٹیوں نے حملہ کیا وہ ایکدم سے کایا پلٹ کر سانپ بن گیا۔ چیونٹیوں نے جو یہ عالم دیکھا تو بھوت بھوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہہ کر شور مچاتی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئیں۔ ناگ نے خدا کا شکر ادا کیا اور ڈائنا سورس کی زمین پر رکھی ہوئی گردن کے نیچے سے ہو کر غار سے باہر نکل آیا۔

جنگل میں موت ایسی خاموشی تھی۔ اس ویران جزیرے کے جنگل میں کوئی ایسا جانور یا پرندہ بھی نہیں نظر آ رہا تھا۔ جو بول کر خاموشی کو توڑے۔ خدا جانے وہ ہاتھی کہاں سے نکل آیا تھا جس کو ڈائنا سورس نے ہڑپ کیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں غار سے نکل کر رینگتا ہوا جنگل میں اس راستے پر چل پڑا جو باہر سمندر کی طرف جاتا تھا۔ اسے سرخ سانپ کا خیال آ رہا تھا۔ جس نے کہا تھا کہ اس جزیرے میں کوئی جن رہتا ہے جو آدھی رات کو اپنی گپھا سے نکل کر چیخ مارتا ہے اور جو کوئی زندہ شے اس کے سامنے آئے اُسے کھا جاتا ہے۔ ناگ نے سوچا کہ سُرخ سانپ نے اسی ڈائنا سورس کی آواز کو جن کی آواز سمجھا ہوگا۔

سانپ بن کر ناگ کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ وہ انسان کی شکل میں آ گیا اور جھاڑیوں کی شاخیں ہٹاتا تیز تیز چلنے لگا۔ اسے اپنے کمزور دل دوست ہرمز کی فکر تھی جسے وہ سمندری چٹان کے شگاف میں چھوڑ آیا تھا۔ جلدی میں وہ جنگل میں راستہ بھول گیا اور جزیرے کی دوسری جانب جا نکلا۔ اس طرف سمندر میں چٹان کوئی نہیں تھی۔ ناگ جنگل کے درختوں سے نکل کر

ریت پر آ گیا۔ اچانک اس کی نظر بائیں جانب گئی ادھر ایک کشتی کھڑی تھی۔ کسی نے اُسے سمندر میں سے گھسیٹ کر ریت پر لا کھڑا کیا تھا۔ اس میں دو چپو بھی تھے۔ ناگ کو تعجب ہوا کہ یہ کشتی کس کی ہو سکتی ہے۔ کیا جزیرے پر ادھر کوئی جنگلی لوگ رہتے ہیں؟ وہ چل کر کشتی کے قریب آیا۔ یہ کشتی جنگلی لوگوں کی نہیں لگتی تھی۔ اس پر نیلی اور سفید رنگ کی دھاریاں تھیں۔ ایسی کشتیاں اس زمانے کے بادبانی سمندری جہازوں میں رکھی جاتی تھیں۔ تو کیا جزیرے پر کسی سمندری جہاز کے مسافر آ گئے ہیں؟

ناگ نے دیکھا کہ ریت پر کسی کے قدموں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ یہ دو انسانوں کے پاؤں کے نشان تھے جو ساحل کی ریت پر سے ہوتے ہوئے جنگل کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف چلے گئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دو انسان ہیں اور وہ کشتی سے اتر کر جنگل کی طرف گئے ہیں۔ اُدھر کو ہی وہ سمندری چٹان تھی جس کے اندر ناگ کا ساتھی ہرمز پناہ لئے ہوئے تھا۔

ناگ قدموں کے نشان کے ساتھ ساتھ روانہ ہو گیا۔

یہ نشان کچھ دور تک جنگل کے ساتھ ساتھ چلتے گئے پھر دونوں انسانوں کے پاؤں کے نشان ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہو گئے۔ جیسے وہاں آ کر ان میں ہاتھا پائی ہونے لگی ہو۔ ذرا آگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاکر نشان پھر الگ الگ ہو گئے اور پھر جنگل کی طرف مڑ گئے۔ جنگل میں گھاس اور جھاڑیاں تھیں۔ یہاں قدموں کے نشان غائب ہو گئے۔ ناگ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ درختوں کی شاخیں جھکی ہوئی تھیں جن میں سے دھوپ کی کرنیں جھاڑیوں اور گھاس پر پڑ رہی تھیں۔

سارا جنگل سنسان تھا۔ جنگل کے اندر درختوں تلے اندھیرا اندھیرا سا تھا۔ ناگ سوچنے لگا کہ وہ ان لوگوں کو کہاں تلاش کرے جو ان درختوں میں آکر گم ہو گئے تھے ؟ یہ لوگ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں۔ اس ویران اور خونخوار جزیرے پر انہیں کیا چیز کھینچ کرلے آئی ہے۔ ضرور وہ کسی سمندری جہاز سے اترے اور ان کے سامنے کوئی خطرناک مشن ہے۔ کہیں وہ کسی خفیہ خزانے کی تلاش میں تو نہیں ہیں ؟ پہلے اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ ان لوگوں کو بھول جائے اور جاکر اپنے ساتھی کی خبرلے اور اس کشتی پر بیٹھ کر یہاں سے فرار ہو جائے۔ پھر اُسے خیال آیا کہ یہ لوگ اس کے ساتھی ہرمزکو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا کھوج لگانا ضروری ہے۔ آخر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے چل کر ہرمز کو دیکھا جائے اور اگر موقع ملے تو اس اجنبی لوگوں کی کشتی میں بیٹھ کر یہاں سے نکل جائے۔ ناگ یہ سوچ کر جنگل سے باہر آ گیا۔

خزانے کے چور

ابھی وہ درختوں میں ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی آواز کافی تھی۔ جیسے سمندری جہاز کی کوئی توپ چلی ہو۔ درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے پھڑ پھڑا کر اڑ گئے۔ آواز سمندر کی طرف سے آئی تھی۔ ناگ کو خیال آیا کہ ضرور کوئی جہاز سمندر میں کھڑا ہے۔ جس نے توپ چلا کر اپنے آدمیوں کو واپس بلایا ہے وہ سمندر کی طرف آنے ہی لگا تھا کہ اُسے کسی عورت کی چیخ سنائی دی۔ یہ آواز دور جنگل کے اندر سے آئی تھی۔ ناگ آواز کی طرف جھاڑیاں ہٹاتا تیز تیز چلنے لگا۔ وہ ان درختوں رہے آ گیا۔ جہاں اندھیرا اندھیرا سا تھا۔ یہاں زمین دلدل ہو۔ ناگ درختوں کے تنوں ر ہیدن لڑکی کو دیکھا تھا۔ اُسے کسی آدمی کی آواز،

کچھ کہہ رہا تھا ہی ہوئی تھی۔ بدمعاش کی لاش اس کے پاس وہ آگے بڑھی۔ اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ ناگ اب زمین بڑھتے ہوئے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے موٹے موٹے درختوں کے پیچھے سے آ رہی تھی۔ ناگ نے فوراً سانپ کا روپ بدل لیا اور بڑی تیزی سے رینگتا ہوا درختوں کے پاس آ گیا۔

سامنے پتھروں کی بڑی بڑی سلیں بکھری پڑی تھیں۔ یہاں بارود کی بُو پھیلی تھی۔ ضرور کسی نے پتھر کی سلوں میں بارود دبا کر دھماکہ کیا تھا۔ چند ایک قد آدم پتھر ٹیڑھے ہو کر پڑے تھے۔ کدال کی آواز ان پتھروں سے پیچھے سے آ رہی تھی۔ پھر آواز رک گئی اور ایک آدمی نے بھاری تھکی ہوئی مگر غضبیلی آواز میں کہا۔

"چلو اس کے اندر"

"نہیں نہیں۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑ آؤ"

یہ عورت کی آواز تھی۔ سانپ لپک کر ایک پتھر کے اوپر پہنچا اور جھانک کر دیکھا۔ پتھروں کے درمیان تھوڑی سی کھلی جگہ تھی۔ یہاں ایک وہ ... مونچھوں والے اونچے لمبے دیونما آدمی نے ایک سنہری اس کشتی پر بیٹھ کر یہاں کے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھ رکھے لوگ اس کے ساتھی ہرمز کو ستا... قریب ہی ایک لکڑی کا چھوٹا کھوج لگانا ضروری ہے۔ آخر اس ... ہیرے اور سبز زمرد ہرمز کو دیکھا جائے اور اگر موقع ملے تو اس اجنبی ... باہر پتھروں میں بیٹھ کر یہاں سے نکل جائے۔ ناگ یہ سوچ کر ... بھی پڑی آ گیا۔ ... آگے

پیچھے ہل رہا تھا۔ سنہری بالوں والی لڑکی کا چہرہ موت کے خوف سے زرد ہو رہا تھا۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔ مرد نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری قبر ہے جسے میرے بارود کے دھماکے نے تمہارے لئے بنایا ہے۔ یہ خزانہ میرا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس خزانے کا کوئی عینی گواہ بھی اس دنیا میں میرے ساتھ زندہ رہے"

لڑکی نے گڑگڑا کر کہا۔

"میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔ مجھے جان سے نہ مارو میں کسی کو کچھ نہ کہوں گی۔ میرا چھوٹا بھائی مجھ سے بڑا پیار کرتا ہے۔ وہ میری موت کے بعد زندہ نہ رہے گا ہم بہن بھائیوں پر رحم کرو"

سنگدل آدمی نے زور سے لڑکی کے منہ پر طمانچہ مارا ... رہے

"بک بک بند کر اور خاموش ... مردن لڑکی کو دیکھا جا۔ میں تمہیں اٹھا کر بہ... ہوں۔ مگر...

اور وہ بڑ... رہی ہوئی تھی۔ بدمعاش کی لاش اس کے پاس

"مگر ... ی۔ اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ ناگ سے چڑتے ہوئے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں یہ ساری مٹی اور ملبہ تمہارے اوپر ڈال کر تمہیں زندہ دفن کر دوں گا۔ اس لئے مجھے بڑی خوشی ہوگی"۔

اور وہ ظالم آدمی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اس نے لڑکی کو رسّی سے آہستہ آہستہ کھدی ہوئی قبر کی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ لڑکی نے اپنے پیر زمین پر جما لئے۔ لیکن نرم و نازک لڑکی بے چاری ہٹے کٹے بھالو کا بھلا کس طرح مقابلہ کر سکتی تھی۔ وہ اپنی قبر کی طرف کھسکنے لگی۔ سنگدل بدمعاش آہستہ آہستہ غرّاتے ہوئے قہقہے بھی لگا رہا تھا۔

ناگ پتھر کے اوپر سانپ بن کر بیٹا سر اٹھائے یہ سارا دردناک ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ ایکدم سے آدمی نے رسّی کو جھٹکا دیا اور لڑکی بے چاری گڑھے میں گر گئی۔ اس کے ساتھ ہی لڑکی کی چیخ بلند ہوئی۔ اس بدمعاش نے بیلچے سے قبر میں مٹی پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ گڑھا نما قبر اتنی گہری تھی کہ لڑکی باہر نہیں اس کشتی پر بیٹھ مریناگ زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ اُس نے لوگ اس کے ساتھی ہرمز کو شہ آدمی کی موٹی گردن پر چھلانگ لگا کھوج لگانا ضروری ہے۔ آخر اس کہ گوشت میں اپنے دانت گاڑ کر ہرمز کو دیکھا جائے اور اگر موقع ملے تو اس اجنبی ۔ سانپ بنتا تھا۔ میں بیٹھ کر یہاں سے نکل جائے۔ ناگ یہ سوچ کر ح کے دو آگیا۔

یتے تھے اور

یہاں تو اس نے اپنا پورا زہر ڈال دیا تھا۔

اونچا لمبا ریچھ ایسے بدمعاش آدمی نے زور سے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ اس عرصے میں سانپ اُچھل کر سامنے والی جھاڑی میں جا پھنسا۔ بدمعاش آدمی نے سانپ کو دیکھ لیا اور کدال لے کر اسکی طرف بڑھا۔ مگر ناگ کا زہر اسے قدم اٹھانے کی مہلت کہاں دے سکتا تھا بھلا؟ بس پہلا قدم ہی اٹھایا تھا کہ اس کا سارا جسم گویا سُن ہوگیا۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ کدال اس کے ہاتھوں سے گر پڑی۔ پھر اس نے ایک چکر کھایا۔ گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی اور وہ ایک قلابازی کھا کر دھڑام سے اس قبر میں گر گیا جو اس نے ریشمی بالوں والی بے گناہ لڑکی کے لئے کھودی تھی۔

لڑکی ایکدم پرے ہٹ گئی۔ اس کا دشمن مر چکا تھا اور اس کا جسم پھٹنے لگا تھا اور منہ ناک سے سبز رنگ کا پانی بہنا شروع ہو گیا تھا۔ ناگ جھاڑیوں کے پیچھے سے انسان کی شکل بدل کر گڑھے کے اوپر آگیا اور گڑھے کے اوپر سے جھک کر یوں لڑکی کو دیکھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"کون ہو تم بہن؟"

لڑکی خوف سے سہمی ہوئی تھی۔ بدمعاش کی لاش اس کے پاس اوندھی پڑی تھی۔ اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ ناگ نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گھبراؤ نہیں بہن! مجھے اپنا بھائی سمجھو اور اوپر آجاؤ لو۔ اس رسّی کو پکڑ لو۔"

ناگ نے اوپر سے رسّی لٹکا دی۔ لڑکی کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے پھر بھی اس نے کسی نہ کسی طرح ناگ کی لٹکائی ہوئی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ناگ نے آہستہ آہستہ اُسے باہر نکال لیا۔

"اب مجھے بتاؤ یہ کون تھا جس کی لاش گڑھے میں پڑی ہے اور یہ ——— یہ خزانہ کس کا ہے اور تم کون ہو؟ یہاں تم لوگ کیسے آگئے ہو؟"

لڑکی کے حواس کچھ ٹھیک ہوگئے تھے۔ اب اُسے جان کا خوف نہیں رہا تھا۔ اس نے اپنے سنہری بالوں پر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے دور ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ میرا باپ اس جزیرے میں رہتا تھا۔ اس کے چائے کے باغ تھے۔ اس جگہ میرے باپ نے اپنا خاندانی خزانہ دفن کر رکھا تھا جس کا صرف مجھے علم تھا۔ یہ شخص ہمارے باغ میں کام کرتا تھا اسے کسی طرح پتہ چل گیا کہ ہمارا خاندانی خزانہ اس جزیرے میں دفن ہے اور اس کا نقشہ مجھے زبانی یاد ہے۔ بس ایک روز یہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ہمارے گھر میں آن گھسا۔ اور مجھے اغوا کر کے اس جزیرے میں لے آیا اور اس شرط پر مجھ سے خزانے کا راز معلوم کر لیا کہ وہ مجھے

میرے گھر چھوڑ آئے گا۔ لیکن خزانے کو حاصل کرنے کے بعد اس کی نیت بدل گئی۔ خدا نے میری مدد کی اور ایک سانپ نے اس ظالم کو ڈس دیا اور یہ مر گیا نہیں تو یہ مجھے اس گڑھے میں زندہ دفن کرنے والا تھا۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہیں؟"

لڑکی بولی۔

"ہاں۔ وہ بڑی کشتی میں سمندر میں ہی اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ بھی ڈاکو ہیں۔ یہ انہیں خزانے میں سے حصّہ دینے کا لالچ دے کر ساتھ لایا ہے۔"

پھر لڑکی نے ناگ سے پوچھا۔

"مگر تم کون ہو؟ کیا تم اس جزیرے پر رہتے ہو؟ لیکن تم جزیرے کے جنگلی آدمی نہیں لگتے۔"

ناگ نے کہا۔

"میں اپنے ایک دوست کے ساتھ اس جزیرے پر پناہ لئے ہوئے ہوں۔ ہمارا جہاز طوفان میں غرق ہو گیا تھا۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ یہ جزیرہ بیحد خوفناک ہے۔"

"میں اپنے جزیرے پر جاؤں گی۔ میری کشتی کنارے پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے کھڑی ہے۔ میں یہ خزانہ اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہوں۔"

ناگ کہنے لگا۔

" لیکن اس بدمعاش کے آدمی تجھے اس خزانے کے ساتھ زندہ نہ جانے دیں گے۔"

"پھر میں کیا کروں؟" لڑکی نے عاجزی سے کہا۔

ناگ بولا۔

"اسی لئے میں نے تمہیں اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا ہم نے ایک محفوظ جگہ ڈھونڈھ رکھی ہے۔ وہاں میرا دوست ہرمز بھی چھپا ہوا ہے۔ پہلے میں اس بدمعاش کے آدمیوں سے نمٹ لوں۔ پھر تمہیں تمہارے جزیرے پر خزانے سمیت پہنچا دوں گا۔ آؤ۔"

" اور یہ خزانہ؟"

ناگ نے خزانے پر ایک نظر ڈالی اور کچھ سوچ کر کہا۔

"ابھی یہ اسی جگہ پڑا رہے گا۔ اسے بعد میں اٹھا کر ساتھ لیتے چلیں گے۔"

"کیا کہا؟ اس جنگل میں پڑا رہے گا یہ خزانہ؟"

"ہاں بابا۔ اور کیا کہا ہے میں نے۔"

لڑکی نے حیرت سے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم چاہتے ہو کہ میرے باپ دادا کا خزانہ وہ ڈاکو لوٹ

کر لے جائیں؟"

ناگ ہنس دیا۔ اور بولا۔

"ارے میری بھولی بہن! گھبراؤ نہیں۔ اس جنگل میں اسے کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔ بے شک کل جب ہم یہاں سے جانے لگیں گے تو آ کر دیکھ لینا۔"

"اور جو اسے ڈاکو لے گئے تو کون ذمہ دار ہوگا؟"

ناگ نے کہا۔

"میں تمہیں پھر اس سے دگنا خزانہ لا کر دیدوں گا۔"

"تم کہاں سے لاؤ گے؟" لڑکی نے طنز کے ساتھ پوچھا۔

ناگ کہنے لگا۔

"یہ ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ ابھی جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کرو۔ نہیں تو میں تمہاری جان کا ذمہ نہیں لیتا۔ میں جا رہا ہوں۔ تم جانو۔ تمہارا خزانہ جانے!"

سنہری بالوں والی لڑکی اس سنسان جزیرے کے جنگل میں گڑھے میں پڑی ہوئی لاش کے ساتھ اکیلی رہ جانے کے خیال ہی سے ڈر گئی اور جلدی سے بولی۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ مجھے یہاں اکیلی مت چھوڑنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی ناگ کے ساتھ جاتے جاتے ایک بار پھر رک گئی اور خزانے کی طرف دیکھ کر بولی۔

"کیا یہ خزانہ یہاں کھلا پڑا رہے گا؟ اسے گڑھے میں نہ دبا دیں؟"

ناگ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خزانہ یہاں کھلا نہیں رہے گا۔ اسکی حفاظت ایک بڑا زہریلا پھنیئر ناگ یعنی سانپ کرے گا۔"

"ہائے اللہ سانپ؟"

"ہاں"

"مگر یہاں تو مجھے کوئی سانپ دکھائی نہیں دیتا۔"

"ابھی آ جائے گا۔ تم آنکھیں بند کرو اور جب تک میں نہ کہوں کھولنا مت۔"

"کیا کوئی جادو کرو گے تم؟"

"شش ___ جلدی سے آنکھیں بند کرو۔ وقت بڑا نازک ہے۔"

لڑکی نے آنکھیں بند کر لیں۔ ناگ نے خاموشی کی زبان میں جزیرے کے سب سے خطرناک سرخ سانپ کو ایک تیز سگنل دیا اور کہا۔

"فوراً یہاں پہنچو اور یہاں گڑھے کے باہر جو خزانہ کھلا پڑا ہے اس کی حفاظت کرو اور جب تک میں واپس نہ آؤں یہاں سے مت جاؤ۔"

سرخ سانپ وہاں سے تھوڑے فاصلے پر زمین کے نیچے آرام کر رہا تھا کہ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کے سگنل ٹکرائے۔ وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ تیزی سے بل میں سے نکل کر باہر آیا اور جدھر سے ناگ دیوتا کے سگنل آ رہے تھے اُدھر کو دوڑا۔ وہ جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا خزانے کی جگہ پر پہنچ گیا۔ لڑکی ابھی تک آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔ ناگ نے سانپ کو خزانے کے پاس کنڈلی مار بیٹھے دیکھ لیا تھا۔ اس نے لڑکی سے کہا۔

"اب آنکھیں کھول دو۔"

جونہی لڑکی نے آنکھیں کھولیں سامنے خزانے کے پاس ایک مونچھوں والے بڑے سرخ سانپ کو دیکھا جس کا پھن بیحد ڈراؤنا تھا اور جو بار بار اپنی دوشاخہ زبان نکال کر پھنکار رہا تھا۔ لڑکی ڈر کر ناگ کے ساتھ لگ گئی۔

"یہ ___ یہ تو بڑا خوفناک سانپ ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"یہ تمہارے خزانے کی حفاظت کرے گا۔ اب آؤ میرے ساتھ۔"

دونوں جنگل سے نکل کر باہر آ گئے۔ لڑکی نے ناگ کو بتایا کہ بدمعاش ڈاکو کے ساتھی سمندر کی دوسری جانب ہوں گے۔ ناگ درختوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی قطار کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ جب وہ ایک موڑ گھوما
اس نے دیکھا کہ تھوڑے فاصلے پر سمندر میں ایک بادبانی بڑی
کشتی کھڑی تھی۔ دو آدمی کشتی پر کھڑے جنگل کی طرف دیکھ
رہے تھے۔ لڑکی نے گھبرا کر کہا۔

"چھپ جاؤ۔ چھپ جاؤ۔ وہ لوگ اوپر کھڑے دیکھ
رہے ہیں۔"

ناگ کا بازو کھینچ کر لڑکی اسے درختوں کے پیچھے لے گئی۔ ناگ
ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر اُسے دوسری طرف
لے کر جزیرے کے مغرب کی جانب نکل آیا۔ سامنے سمندر
وہ چٹان تھی جس کے شگاف میں وہ اپنے ساتھی ہرمز کو چھ
آیا تھا۔ ہرمز ابھی تک شگاف کے اندر چھپا بیٹھا تھا۔ ا
نے ناگ کو دیکھتے ہی کہا۔

"ایک دھماکہ ہوا تھا ابھی ابھی۔ وہ کیسا تھا؟ کیا
توپ چلی تھی؟"

ایک ہی سانس میں اس نے ناگ سے کئی سوال کر ڈالے۔
اس کے ساتھ سنہرے بالوں والی لڑکی کو دیکھ کر اور بھی حیران ہو

"یہ ــــ یہ کون ہے؟"

ناگ نے اُسے لڑکی کی ساری کہانی سنائی اور آخر میں کہا۔

"تم دونوں اس جگہ ٹھہرو گے۔ اب تمہارا کوئی کام نہیں

میں کشتی لے کر یہاں آؤں گا۔ اس کشتی میں ہم خزانہ لاد
کر اس بہن کے جزیرے کی طرف نکل جائیں گے۔"

ی نے کہا۔

"کیا تم اکیلے اتنے آدمیوں کا مقابلہ کرو گے؟ ــ نہیں
نہیں۔ میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گی۔"

ک نے سنہری بالوں والی لڑکی کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا۔

"پیاری بہن! میری فکر نہ کرو۔ خدا میری حفاظت کرے گا۔"

مز نے پوچھا۔

"وہ ــــ وہ رات والی خوفناک آواز کس کی تھی؟"

ک نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"یہ میں تمہیں پھر بتاؤں گا۔ تم ہماری اس بہن کو لے
کر اسی جگہ رہنا۔ باہر نکلنے کی ہرگز ہرگز کوشش نہ
کرنا۔ وقت کم ہے اور کام بہت ہے۔ میں جاتا ہوں۔"

کہہ کر ناگ شگاف سے باہر نکل کر سمندر کنارے ریت پر
ا اور جلدی سے بھاگ کر سامنے والے جنگل کے درختوں میں
ب ہو گیا۔

جنگل میں جب ناگ دور نکل آیا تو اس نے عقاب کا روپ
ا اور اڑاری مار کر درختوں سے نکل اوپر کھلے آسمان میں آگیا
مندر میں اس جانب آگیا جہاں اس نے بدمعاش بھالو کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھیوں کی بڑی بادبانی کشتی دیکھی تھی۔ کشتی تو سمندر میں اسی جگہ کھڑی تھی مگر آدمی وہاں نہیں تھے۔ ضرور وہ جنگل میں اپنے ساتھی کی تلاش کو گئے ہوں گے۔ ناگ نے سوچا اور درختوں کے اوپر جاکر ذرا آگے ایک چکر لگایا۔ گھنے درختوں کی وجہ سے اُ نیچے کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ ناگ نیچے اتر آیا۔

زمین پر آتے ہی وہ پھر سے انسان کی شکل میں آگیا۔ اسے خیال آیا کہ اس طرف چلنا چاہئے جہاں خزانے پر سانپ کا پہر لگایا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے سردار بدمعاش کی تلاش میں ضرو اُدھر ہی کو گئے ہوں گے۔ ناگ جھاڑیوں اور درختوں کی ٹہنی گنجان بیلوں میں سے گذرتا خزانے والی جگہ کی طرف بڑھ ر تھا کہ اچانک کسی نے اُسے پیچھے سے دبوچ لیا۔ ناگ ابھی سنبھ بھی نہیں تھا کہ اس کے سر پر کوئی بھاری شے زور سے لگی او وہ بے ہوش ہوگیا۔

یہ اُسی بدمعاش کے چھ ساتھی ڈاکو تھے جو خزانے میں سے اپنا حصّہ لینے اس کے ساتھ اس جزیرے پر آئے تھے۔ انہوں نے بے ہوش ناگ کو رسیوں سے درخت کے ساتھ باندھ دیا ا یں ان کے ایک ساتھی نے جو خزانے اور اپنے بدمعاش سردا کی تلاش میں آگے آگے جا رہے تھے۔ دور سے آواز دی۔

"خزانہ مل گیا"

باقی ساتھی بھی اُدھر کو بھاگے۔ وہاں جاکر دیکھتے ہیں کہ خزانہ کھلا پڑا ہے۔ گڑھے میں ان کے سردار کی لاش اوندھی پڑی ہے اور سنہری بالوں والی لڑکی غائب ہے۔ ایک نے کہا۔

"وہ ہمارے سردار کو مار کر بھاگ گئی ہے۔"

"مگر خزانہ یہاں کھلا کس لئے چھوڑ گئی؟"

"ارے جہنم میں جائے سردار اور لڑکی۔ ہم خزانہ آپس میں بانٹتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ خزانے کی دولت برابر برابر تقسیم کرو۔"

وہ سارے ایکدم سے خزانے کی طرف بڑھے تو ایک نے کہا۔

"ذرا پرے ہٹ کر بیٹھ جاؤ بھائیو۔ ہم سے کوئی خزانہ چھین کر نہیں لے جائے گا۔ ہماری قسمت کھل گئی ہے۔ اب ذرا صبر سے کام لو۔"

دوسرا بولا۔

"پرے ہٹو۔ میں خزانہ تقسیم کرتا ہوں۔"

جونہی وہ خزانے کے قریب آیا۔ سرخ سانپ پھنکار مار کر پتھروں کے نیچے سے نکلا اور اُسے ڈس کر پھن اٹھائے وہیں لہرانے لگا۔ وہ آدمی تو تڑپ کر گرا اور وہیں اس کے ناک منہ سے سبز خون جاری ہوگیا۔ باقی ساتھی گھبرا کر پرے پرے ہٹ گئے۔ مگر اتنا بڑا خزانہ بھلا کون چھوڑتا ہے۔ انہوں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ پر پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ سانپ پتھروں میں واپس جاکر چھپ گیا۔ اب وہ خزانے کی طرف جاتے ڈرتے تھے۔ آخر ایک آدمی نے ہمت کی۔ جونہی وہ خزانے کے صندوق کے قریب آیا۔ اس بار سرخ سانپ نے پیچھے سے نکل کر اسے پنڈلی پر ڈس دیا اور چھپ گیا۔ وہ آدمی بھی گرا اور گرتے ہی مر گیا۔ اب وہاں چار باقی رہ گئے۔ انہوں نے سانپ جہاں چھپا تھا وہاں پتھروں کی بارش کر دی۔

لیکن سانپ زمین کے اندر جا چکا تھا۔

اُدھر ناگ کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو فوراً رسیّوں سے آزاد کیا اور خزانے کی طرف آیا۔ وہاں نقشہ ہی کچھ اور تھا۔ دو آدمیوں کی لاشیں زمین پر پڑی تھیں اور باقی ایک جگہ پر پتھروں کی بارش کر رہے تھے۔ ناگ سارا ماجرا سمجھ گیا۔ ان کے قریب جاکر بولا۔

"یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟"

انہوں نے دیکھا کہ جس آدمی کو وہ رسیّوں سے باندھ کر آئے تھے وہ ان کے سامنے کھڑا ہے۔ تو ناگ پر پتھر برسانے لگے۔ دو تین پتھر ناگ کو آکر لگے تو اس نے ایک لمبا سانس لیا اور ایک سیکنڈ میں جون بدلی عقاب بن کر اڑا اور درختوں کے اوپر منڈلانے لگا۔ ایک جیتے جاگتے آدمی کو اپنی آنکھوں کے سامنے

پرندہ بن کر اڑتا دیکھ کر ان کے تو ہوش گم ہو گئے۔ پہلے تو ایک دوسرے کا منہ تکتے رہے پھر آسمان کی طرف منہ اٹھالئے عقاب ان کے اوپر چکر لگا رہا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک آدمی پرندہ بن جائے۔"

"تمہارے سامنے تو ہوا ہے۔"

"یہ تو جادوگری ہے۔"

"بھاگو یہاں سے۔ نہیں تو کسی مصیبت میں پھنس جائیںگے۔"

"یہ خزانہ یہیں چھوڑ جائیں۔"

"جس کو جان پیاری نہ ہو وہ خزانہ لے جائے۔"

ابھی یہ لوگ اس قسم کی باتیں کر ہی رہے تھے کہ جزیرے میں ایک بھیانک آواز بلند ہوئی۔ جس سے درختوں کے پتے لرز اٹھے۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہ چیخ اسی ڈائنا سورس کی ہے اور وہ اپنے غار سے نکل آیا ہے۔ اس نے غوطہ مارا اور جدھر سے آواز آئی تھی ادھر کو لپکا۔ ڈائنا سورس غار سے نکل کر جنگل میں آدمیوں کی طرف بھاگا آ رہا تھا۔ اس نے انسانوں کی باتیں کی آواز سن لی تھی اور اب ان کو ہڑپ کرنے چلا آ رہا تھا۔

ابھی وہ لوگ خزانے کے پاس ہی کھڑے تھے کہ ڈائنا سورس نے انہیں جا لیا۔ ایک ایسا زور دار سانس اندر کو کھینچا کہ اس کے ساتھ ہی دو آدمی تنکوں کی طرح اڑ کر اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حلق کے اندر چلے گئے۔ باقیوں نے جو ایک بھیانک عفریت کو اپنے سامنے اور اپنے دو ساتھیوں کو اس کے پیٹ میں جاتے دیکھا تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔

صرف دو آدمی باقی رہ گئے تھے جو دہشت کے مارے ایسے بگٹٹ بھاگے یا درختوں کے اوپر چڑھ گئے دم سادھے بیٹھ گئے کہ ڈائنا سورس انہیں تلاش نہ کر سکا۔ ڈائنا سورس پر دیوانگی سوار ہو چکی تھی۔ اس نے درختوں کو اپنی لمبی سونڈ نما گردن سے پکڑ پکڑ کر اکھاڑنا اور توڑنا شروع کر دیا۔ جزیرے پر اس کی چیخ دھاڑ سے ایک قیامت خیز زلزلہ آ گیا۔ زمین ہلنے لگی۔ درخت لرزنے لگے۔ جڑوں سے اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے۔ ناگ درختوں کے اوپر اڑ کر یہ سارا خونیں ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔

اُسے اپنے ساتھیوں کی فکر ہوئی۔ ہرمُز اور سنہری بالوں والی لڑکی کا کیا حال ہو رہا ہوگا۔ وہ غوطہ مار کر سمندر کی طرف لپکا۔ چٹان سے کچھ دُور وہ ریت پر اُترا اور جھٹ عقاب سے انسان بن گیا۔ ہرمُز اور لڑکی گھبرا کر چٹان کے شگاف سے باہر آ گئے تھے۔ ناگ کو دیکھ کر وہ چیخ پڑے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ جزیرہ زلزلے کی وجہ سے پھٹ جائے گا۔ یہاں سے بھاگ چلو۔"

ناگ نے انہیں ساتھ لیا اور سمندر کے کنارے کنارے بڑی بادبانی

کشتی کی سمت بھاگا۔ دُور سمندر میں کشتی اسی طرح کھڑی تھی۔ چونکہ یہ زلزلہ نہیں تھا اس لئے اس کا اثر سمندر پر نہیں ہو رہا تھا۔ لہریں بڑے سکون سے کنارے تک آ کر واپس جا رہی تھیں ہرمُز اور لڑکی کو ناگ نے کہا کہ وہ تیر کر کشتی تک پہنچیں۔

"اور تم کہاں جا رہے ہو؟" ہرمُز نے پوچھا۔

ناگ نے کہا۔

"میں یہاں کھڑا رہوں گا۔ تم کشتی تک پہنچ گئے تو آؤں گا۔"

پھر اُس نے انہیں بتایا کہ اس کے خیال میں ابھی دو دشمن زندہ ہیں باقیوں کو جنگل کی بلا نے ہڑپ کر لیا ہے۔ لڑکی بڑا اچھا تیرنا جانتی تھی۔ ہرمُز بھی تیر سکتا تھا۔ انھوں نے سمندر میں چھلانگ لگا دی اور ذرا دور کھڑی بادبانی کشتی کی طرف تیزی سے تیرنے لگے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کِنگ کانگ سے مقابلہ

ناگ ساحل پر کھڑا جزیرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جنگل کی جانب سے ڈائنا سورس کی وحشیانہ گرج برابر سنائی دے رہی تھی۔ اس کے پاگلوں کی طرح حرکت کرنے سے زمین ہل رہی تھی اور جنگل کے اندر درختوں کے ٹوٹنے کے تڑاخے گونج رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ ڈائناسورس پاگل ہو چکا تھا اور اب سارے جزیرے کو تہس نہس کر کے دم لے گا۔ جب ہرمز اور لڑکی بادبانی کشتی کے لنگر والے رسّے کی مدد سے کشتی پر سوار ہو گئے تو ناگ بھی سمندر کی لہروں میں تیرتا ان کے پاس پہنچ گیا۔ لڑکی نے گھبرا کر کہا۔

"میرا خاندانی خزانہ کہاں ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"اب اُسے بھول جاؤ اور اپنی جان بچاؤ۔"

مگر لڑکی نے تو زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ وہ بچوں کی طرح اونچی اونچی آواز میں رو رہی تھی۔ ہرمز اور ناگ دونوں ہی گھبرا گئے کہ

یا خدا یہ کس نئی مصیبت سے سامنا پڑ گیا۔ ناگ نے کہا۔

"ارے بابا رونا دھونا بند کرو۔ میں جا کر لے آتا ہوں تمہارا خزانہ۔"

فوراً ہی لڑکی خاموش ہو گئی اور ناگ کی طرف دیکھ کر بولی۔

"خدا تمہیں سلامت رکھے۔ تم میرے بڑے اچھے بھائی ہو وہ ہمارا خاندانی خزانہ ہے۔ اگر وہ ہمارے گھر واپس نہ آیا تو ہمارا خاندان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مصیبتوں کا شکار ہو کر ختم ہو جائے گا۔"

ہرمز نے کہا۔

"مگر تم اکیلے کیسے جاؤ گے؟ جزیرے میں تو خوفناک بلا نے طوفان مچا رکھا ہے۔ وہ تو درختوں کو کاٹ کاٹ کر پھینک رہی ہے تمہیں کیسے زندہ چھوڑے گی۔"

ناگ بولا۔

"تم میری فکر نہ کرو ہرمز بھائی۔ بس ذرا کشتی پر سنبھل کر رہنا۔ دو آدمی ابھی میرے خیال میں زندہ ہیں۔ کہیں وہ حملہ کر کے لڑکی کو ہلاک نہ کر دیں۔ کیونکہ اُن کے سارے ساتھی محض اس لڑکی کے خزانے کی وجہ سے مارے جا چکے ہیں۔"

"میں اس کا خیال رکھوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ جانے لڑکی کی حفاظت کے لئے ہرمز میں اتنی بہادری کہاں سے آگئی تھی۔ کیونکہ ویسے تو وہ بڑا بزدل تھا۔ ان لوگوں کو وہیں چھوڑ کر ناگ نے کشتی کے عرشے پر سے ہی دریا میں چھلانگ لگا دی۔ وہ جلدی جلدی تیرتا ہوا اوپر سے ہو کر جزیرے کے پرلے کنارے پر جا کر نکل آیا۔ یہاں سے خزانے تک کا راستہ صاف اور قریب تھا۔ ناگ ریت پر سے ہوتا ہوا جنگل کے درختوں میں آگیا۔ اب بادبانی کشتی اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی وہ ایک بار پھر عقاب بن کر اوپر اٹھ آیا۔

ڈائنا سورس کی گرج اور چیخیں کم ہو گئی تھیں۔ اب صرف اس کے تھوڑی دیر بعد خرخرا خرخرا کر سانس لینے کی وحشت انگیز آوازیں آتی تھیں۔ ناگ اڑتا اڑتا اس مقام پر آگیا جہاں اُسے خزانہ اسی طرح لاشوں کے پاس کھلا پڑا دکھائی دیا وہ نیچے اتر آیا۔ اس نے انسانی روپ بدلا اور سگنل دے کر سانپ کو بلایا۔ سرخ سانپ زمین کی تہوں میں جا کر بیٹھا ہوا تھا۔ ناگ دیوتا کا سگنل وصول کرتے ہی اوپر آگیا۔

ادب سے جھکا اور بولا۔

"عظیم ناگ! آپ خیریت سے ہے ناں۔ اس جزیرے کے جن نے بڑا اودھم مچایا ہے۔ درختوں کے درخت اکھاڑ کر رکھ دیئے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"اور خزانہ چوروں کو بھی لگ گیا ہے۔"

سرخ سانپ بولا۔

"یہ تو بڑا اچھا ہوا۔ لالچ کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے ان دو کو تو میں نے ہلاک کر دیا تھا۔"

"تم نے بھی اچھا کیا۔"

سرخ سانپ نے پوچھا۔

"ابھی تک آپ جزیرے پر ہی ہیں؟ میرا خیال ہے آپ کسی محفوظ مقام پر چلے جائیں۔ یہ بلا کسی شے کو زندہ نہیں چھوڑے گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میں یہ خزانہ واپس لینے آیا ہوں۔ تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تمہاری خیریت دریافت کرتا جاؤں۔ کیونکہ میں نے ان آدمیوں کو تم پر پتھر برساتے دیکھ لیا تھا۔"

سرخ سانپ نے جھک کر کہا۔

"یہ میری خوش قسمتی ہے عظیم دیوتا کہ آپ نے میری خیریت دریافت کی۔ اُن کے پتھر زمین کے اوپر برس رہے تھے اور میں زمین کے اندر جا چکا تھا۔ فرمائیے تو میں خزانہ اٹھا کر لے چلوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ مسکرایا۔

"نہیں ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ خزانہ تھوڑا تھوڑا کرکے کشتی تک پہنچاؤں ۔ میں خود اسے اٹھا کر لے جاؤں گا۔ تمہارا شکریہ۔ میں اب جا رہا ہوں"۔

"جیسے آپ کی مرضی عظیم ناگ ! خدا حافظ ! "

سرخ سانپ ادب سے خدا حافظ کہکر زمین کے اندر چلا گیا۔ ناگ نے اِدھر اُدھر دیکھ کر اپنی عادت کے مطابق جب اندازہ کر لیا کہ وہاں کوئی دوسرا نہیں ہے تو وہ انسان سے ایکدم ریچھ بن گیا ۔ کالا سیاہ بالوں بھرا بھدا ریچھ ——— اس نے دونوں اگلے پنجوں سے خزانے کا صندوق اٹھا کر سینے سے لگایا اور واپس سمندر کی طرف روانہ ہوگیا۔

خزانہ اس قدر وزنی تھا۔ کہ ایک انسان اُسے نہیں اٹھا سکتا تھا۔ ناگ ریچھ بنا خزانہ سینے سے لگائے جنگل میں سے گذر رہا تھا ۔ وہاں بھی کئی جگہوں پر درخت اکھڑے پڑے تھے ۔ ڈائنا سورس نے ادھر بھی حملہ کیا تھا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد اچانک ڈائنا سورس کی چیخ ایک بار پھر بلند ہوئی ۔ ریچھ جہاں تھا وہیں رک گیا نہ وہ آگے بڑھ سکتا تھا اور نہ پیچھے ہٹ سکتا تھا۔ چیخ کی آواز پیچھے سے آئی تھی۔

ریچھ نے پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو اسے ڈائنا سورس کا بھیانک منہ لمبی گردن اور دس ہاتھیوں کے برابر دیوہیکل جسم دکھائی دیا۔

اس کے ہوش گم ہوگئے۔ ریچھ بن کر بھاگتا ہے تو ڈائنا سورس کا لقمہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ تیز نہیں بھاگ سکتا تھا اور اگر عقاب بن کر اپنی جان بچاتا ہے تو خزانہ اُسے وہیں پھینکنا پڑتا ہے ۔ ریچھ اسی شش و پنج میں تھا کہ اسے ڈائنا سورس کے سانس لینے کی پھنکار سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے قدم زمین سے اکھڑنے لگے اور وہ پیچھے کی جانب اپنے آپ کھسکنے لگا۔

ڈائنا سورس نے حملہ کر دیا تھا اور وہ ریچھ کو سانس کی مدد سے کھینچ کر کھا جانا چاہتا تھا۔ ناگ نے خزانہ وہیں پھینکا اور عین جب وہ ریچھ کی شکل میں ڈائنا سورس کے کھلے ہوئے بھیانک منہ کے پاس پہنچا تو عقاب بن کر پھڑپھڑا کر اڑ گیا اور اوپر درخت پر جا کر بیٹھ گیا۔ ایک پل کے لئے ڈائنا سورس ایسا بھدا بھاری بھرکم بخت کند ذہن درندہ بھی سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیا سے کیا ہوگیا؟ ریچھ ایکدم سے پرندہ کیسے بن گیا۔

مگر فوراً ہی اس کا درندہ پن غالب آگیا اور اس نے اس درخت کو زور سے سونڈ ماری جس پر عقاب بیٹھا تھا۔ عقاب اڑ کر دوسرے درخت پر جا بیٹھا اور پہلے والا درخت ایک زبردست دھماکے کے ساتھ ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا۔ ڈائنا سورس نے دوسرے درخت پر حملہ کر دیا۔ دوسرا درخت بھی ٹوٹ کر دھماکے سے گر پڑا۔ عقاب وہاں سے دوسری سمت کو نکل گیا۔ اس کی کھوج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ڈاٹنا سورس وہاں سے دُور چلا گیا۔

جب ذرا سا موقع ملا اور ڈاٹنا سورس دور ہوا تو عقاب لپک کر خزانے والی جگہ پر اترا۔ اس بار اس نے شیر کا روپ بدلا اور خزانے کا صندوق منہ میں اٹھا کر تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا۔ وہ گرے پڑے درختوں کے اوپر سے چھلانگیں لگاتا بہت جلد جنگل سے نکل کر سمندر کے کنارے پہنچ گیا۔ بادبانی کشتی دوسری جانب اوٹ میں تھی۔ شیر خزانے کو لے کر جب اس جگہ آیا جہاں کشتی نظر آجانی چاہیئے تھی تو وہ یہ دیکھ کر دھک سے رہ گیا کہ سمندر میں بادبانی کشتی کہیں بھی نہیں تھی۔

وہ یکدم سے انسان کی شکل میں آگیا۔ سمندر میں بادبانی کشتی کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ناگ پریشان ہو گیا۔ اس نے کنارے پر شروع سے آخر تک دیکھا۔ کشتی کہیں نہیں تھی۔ ڈاٹنا سورس کی گرج دار آوازیں قریب سے قریب آ رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے ناگ کو پہچان لیا ہے اور اب اس کو زندہ نگل جانے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے بھاگا چلا آ رہا ہے۔ جزیرے کی زمین ایک بار پھر ہلنے لگی تھی۔ ناگ فوراً سمجھ گیا کہ خزانے کے جو دو چور زندہ بچے تھے وہی بادبانی کشتی میں لڑکی اور ہرمز کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ وہ خزانہ چھوڑ کر عقاب بن کر بادبانی کشتی کی طرف جا سکتا تھا۔ مگر وہ خزانہ وہاں چھوڑنا

نہیں چاہتا تھا۔

اچانک اسے اس کشتی کا خیال آیا جس میں ان چوروں کا بدمعاش سردار لڑکی کو بٹھا کر جزیرے میں لایا تھا۔ ناگ کو یاد تھا کہ کشتی ذرا ہی دور جھاڑیوں میں کھڑی تھی۔ وہ اس طرف بھاگا۔ کشتی کے قریب آیا تو ڈاٹنا سورس کم بخت اُدھر کو ہی آ رہا تھا۔ کشتی بھی ناگ کو سامنے ہی نظر آ رہی تھی۔ وہ کشتی کی طرف لپکا کہ اسے جلدی سے کھینچ کر کنارے پر لے آئے گا۔ مگر موت سر پر آن پہنچی تھی۔ ڈاٹنا سورس کے آندھی جیسے خوفناک طاقت والے سانس نے ناگ کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا تھا۔ ناگ کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

اسے اس ڈاٹنا سورس پر ایکدم سے غصّہ آگیا۔ وہ اگر چاہتا تو عقاب بن کر اڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ اس بار بار کے اڑنے اور پھر نیچے اتر کر انسان بننے سے تنگ آگیا تھا۔ ایک بار پہلے بھی یہ بلا اسے اپنے اندر نگل چکی تھی۔ اب ناگ اسے زبردست مزا چکھانا چاہتا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ایک بہت ہی گہرا سانس کھینچا اور پل بھر میں انسان کی جگہ وہاں ایک ایسا ہیبت ناک زمین سے ستر فٹ اونچا چھ منزلہ بلڈنگ جتنا کنگ کانگ کھڑا تھا کہ ڈاٹنا سورس نے ایسا زبردست درندہ لاکھوں سال پہلے بھی نہ دیکھا ہوگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنگ کانگ کو ڈائنا سورس ایک بلی کے بچے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ ناگ کو اپنی طرف کھینچنے کی بجائے اب وہ خود اس کی طرف کھنچا چلا رہا تھا۔ جس طرح کہ جب ہم کسی بانس کے کھمبے کو دونوں ہاتھوں سے اپنی طرف کھینچتے ہیں تو الٹا ہم اس کی طرف کھنچ جاتے ہیں ڈائنا سورس بھی اپنے سامنے ایک کنگ کانگ کو دیکھ کر گھبرا گیا اور بھیگی بلی بن کر ایک طرف سمٹ گیا۔ پھر گردن سکیڑ کر پیچھے ہٹا اور ایک طرف کو بھاگا۔ مگر کنگ کانگ یعنی ناگ اب اُسے اتنی مہلت نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے ناگ کو اس جزیرے پر بہت تنگ کیا تھا۔ کنگ کانگ نے ایک چیخ ماری اور دونوں لمبے لمبے بازو بڑھا کر ڈائنا سورس کو چھوٹے سے ریچھ کے بچے کی طرح اوپر اٹھا لیا۔

ڈائنا سورس خوف سے سہما ہوا کنگ کانگ کی ہتھیلی پر بیٹھا تھا۔ کنگ کانگ نے ڈائنا سورس کو اپنے سر پر سے اوپر اٹھایا، اور پوری طاقت سے زمین پر دے مارا۔ اس کے زمین پر پٹخنے سے ایسا بھیانک دھماکہ ہوا کہ زمین کئی جگہوں سے پھٹ گئی اور ڈائنا سورس اس کے اندر گم ہو گیا۔ زمین کے اندر دور نیچے ڈائنا سورس کی چیخیں گونج رہی تھیں۔ کنگ کانگ اپنا چٹان ایسا پاؤں مار کر اوپر سے زمین برابر کر دی۔ ڈائنا سورس کی آواز ہمیشہ کے لئے گم ہو گئی۔

ناگ اسی وقت انسان کی شکل میں آ گیا۔ یہ پہلا موقع تھا

کہ وہ اپنی پانچ ہزار سالہ زندگی میں اتنا بڑا کنگ کانگ بنا تھا۔ اور یہ بھی پہلا ہی موقع تھا کہ دوبارا انسان کی شکل میں آنے کے بعد اس کا سر چکرا رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے کندھوں پر اپنا بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ ڈائنا سورس کا مقابلہ وہ کنگ کانگ بن کر ہی کر سکتا تھا۔

بہت جلد ناگ کی طبیعت سنبھل گئی۔ وہ کشتی کے پاس آیا۔ اُسے ریت پر گھسیٹتا خزانے کے پاس لے گیا۔ خزانہ اس میں رکھا اور کشتی کو سمندر میں دھکیل کر چپو چلاتا کھلے سمندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ دن کی روشنی اب کم ہونے لگی تھی۔ سورج دور سمندر میں غروب ہو رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ناگ کشتی کو کھیتا بہت جلد جزیرے سے دور نکل گیا۔ خزانے کا صندوق اس کے آگے کشتی میں پڑا تھا۔ اس میں کروڑوں روپے کے ہیرے جواہرات تھے۔ لیکن ناگ کو دولت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ زمین کے اندر جتنے بھی خزانے دفن تھے وہ سب اگر چاہتا تو نکلوا کر حاصل کر سکتا تھا مگر ناگ دولت سے بے نیاز تھا۔ وہ تو اس خزانے کو سنہری بالوں والی لڑکی تک پہنچانا چاہتا تھا۔ یہ خزانہ اس لڑکی کی خاندانی نشانی اور امانت تھی۔ ابھی ناگ نے ہرمز کو اس کی بیوی سے ملا تھا جس پر طلسم کیا گیا تھا اور اس کے بعد سپین جا کر عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ماریا کو بھی تلاش کرنا تھا۔

اس وقت سب سے پہلا اور ضروری کام اس کشتی کا کھوج لگانا تھا۔ جس میں ہرمز اور سنہرے بالوں والی لڑکی سوار تھی اور جسے خزانے کے دو چوروں نے اغوا کر لیا تھا۔ جزیرہ کانی پیچھے رہ گیا۔ شام کے سائے سمندر پر پھیل گئے۔ سورج غروب ہو گیا۔ پھر رات کی سیاہی نے سمندر کو اپنی کالی چادر میں لے لیا۔ آسمان پر بیشمار ستارے نکل آئے۔ ناگ کی کشتی اب اپنے آپ مغرب کی طرف سمندری لہروں پر بھی چلی جا رہی تھی لہریں بڑی پرسکون تھیں۔ ہوا بڑے مزے سے چل رہی تھی۔ ناگ کشتی میں ٹیک لگائے لیٹا تھا ستاروں کو تک رہا تھا۔ پھر اس نے دور سمندر میں دیکھنے کی کوشش کی کہ شاید اغوا شدہ کشتی کا سفید بادبان دکھائی دے۔ لیکن سمندر پر اندھیرا زیادہ گہرا ہو گیا تھا۔ ناگ نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب وہ دوسرے دن سورج کی روشنی میں کشتی کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔

رات ناگ نے کبھی جاگ کر اور کبھی سو کر گذار دی۔ صبح ہو گئی سورج نکل آیا۔ سمندر پر سنہری دھوپ پھیل گئی۔ ہر طرف روشنی ہو گئی۔ ناگ نے کشتی میں کھڑے ہو کر گہرا سانس لیا اور سفید عقاب بن کر ہوا میں اُڑ گیا۔ وہ سمندر کے اوپر مغرب کی طرف چلا جا رہا تھا۔ دور تک سمندر خالی

تھا۔ سوائے بڑی بڑی سمندری لہروں کے اور کوئی شے نظر نہ آتی تھی۔ کہیں کہیں کوئی شارک مچھلی ایک پل کے لئے اچھل کر لہروں سے اوپر آتی اور پھر واپس چلی جاتی۔

ناگ عقاب کی شکل میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

اچانک اُسے سمندر میں دُور سفید سی چیز نظر آئی۔ عقاب نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ وہ سفید چیز بڑی ہوتی گئی پھر اس نے بادبان کی شکل اختیار کر لی۔ ناگ نے اسے پہچان لیا۔ یہ وہی بادبانی کشتی تھی۔ جسے ہرمز اور سنہری بالوں والی لڑکی سمیت اغوا کر لیا گیا تھا اور جس کی ناگ کو بڑی شدت سے تلاش تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ کشتی کے اوپر پہنچ گیا۔ کشتی پر وہی دونوں چور موجود تھے۔ ایک بادبان کی رسّی کو کھینچ کر بانس سے باندھ رہا تھا اور دوسرا خنجر لئے بیٹھا ناریل کاٹ رہا تھا۔ دونوں کی شکلیں جلاّدوں سے ملتی جلتی تھیں۔ ہرمز اور سنہری بالوں والی لڑکی وہاں کہیں نہیں تھی۔ عقاب کشتی کے اوپر چکر لگانے لگا۔ ایک چور کی نگاہ اوپر اٹھ گئی۔ اس نے سفید عقاب کو دیکھا تو اپنے ساتھی سے کہا۔

"یہ سفید عقاب سمندر میں کہاں سے آگیا؟ ادھر تو ایسا پرندہ کبھی دیکھنے میں نہیں آتا۔"

دوسرا چور ناریل کاٹتا ہوا رُک گیا اور آنکھیں اوپر اٹھا کر عقاب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو تکنے لگا۔ ناگ بھی دیکھ رہا تھا کہ وہ اُسے دیکھ رہے ہیں۔ وہ اڑتا اڑتا نیچے آیا اور بادبان کے بانس پر بیٹھ گیا۔ پہلا چور بولا۔

"اسے پکڑنا چاہئے۔ سفید عقاب بڑا مہنگا بکتا ہے۔"

دوسرا چور کہنے لگا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ جو کوئی سفید عقاب کے کباب بنا کر کھائے وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ میں تو اس کے کباب بنا کر کھاؤں گا۔"

پہلے چور نے کہا۔

"یار پہلے اسے قابو تو کر لینے دو۔ پھر بے شک کباب ہی بنا لیں گے۔"

ناگ نے بھی ان کی گفتگو سن لی تھی۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ ان لوگوں کے پنجرے میں پھنس جائے اور پھر رات کو سانپ بن کر ہرمز اور سنہری بالوں والی لڑکی کو تلاش کرے۔ اب جو اُس نے سنا کہ وہ اس کو ذبح کر کے اس کے کباب بنانے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو ناگ نے اپنا فیصلہ بدل لیا۔ دونوں چوروں نے عقاب کو پکڑنے کے جتن کرنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے عرشے پر گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پھیلا دیئے۔ مگر ناگ کچی گولیاں نہیں کھیلا تھا۔ ویسے بھی وہ کوئی جانور تھوڑے سے تھا۔ جو ان کے فریب میں آجاتا۔ وہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ لڑکی اور ہرمز کو ان چوروں نے کہیں قتل تو نہیں کر دیا۔

وہ ایکدم سے اڑ گیا۔ چور اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔ عقاب سمندر کے اوپر اڑتا اڑتا کشتی سے دور نکل گیا۔ پھر اس نے سمندر میں غوطہ لگایا اور جونہی وہ پانی کے ساتھ ٹکرایا اس نے ایکدم سے سمندر میں رہنے والے پانی کے سانپ کی شکل بدل لی۔ یہ ایک چھوٹا سا بھورے رنگ کا پتلا سانپ تھا جو بڑی تیزی سے لہراتا ہوا سمندر کی لہروں پر تیرتا کشتی کی طرف جا رہا تھا۔ اس سمندری سانپ کو کشتی پر بیٹھے ہوئے چور نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کیونکہ وہ لہروں کے ساتھ لہر ہی لگ رہا تھا۔

کشتی کے قریب آکر سمندری سانپ نے اپنا رخ کشتی کے پچھلے حصے کی طرف موڑ لیا۔ پیندے کے پاس پہنچ کر سمندری سانپ اچھل کر کشتی کی دیوار کے ساتھ چمٹ گیا اور پھر رینگتا ہوا اوپر چڑھ گیا۔ سانپ نے اپنی گردن اوپر اٹھا کر دیکھا۔ دونوں چوروں میں سے کوئی بھی اوپر نہیں تھا۔ یہ بادبانی کشتی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے عام کشتی سے بڑی اور جہاز سے بہت چھوٹی تھی۔ اس کے عرشے کے نیچے بھی ایک کمرہ تھا۔ جہاں رسّی کی سیڑھی جاتی تھی۔ سانپ عرشے پر آگیا اور جنگلے کے ساتھ ساتھ رینگتے ہوئے اس جگہ پہنچا جہاں ایک چوکور سوراخ کے اوپر لکڑی کا تختہ ذرا سا ہٹا ہوا تھا اور نیچے رسّی کی سیڑھی لٹک رہی تھی۔

سانپ نے نیچے سے آتی آوازوں کو سننے کی کوشش کی کہ شاید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہرمُز یا سنہری لڑکی کی آواز سنائی دے۔ مگر نیچے سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک چور کی آواز آئی۔ وہ کچھ کھاتے ہوئے اپنے ساتھی چور کو پکار رہا تھا۔

"ارے ادھر آؤ۔ یہ ناریل کا پانی ان دونوں کو پلا دو۔ آخری بار ناریل کا پانی ہی پی لیں بے چارے۔"

ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔ پھر رسّی کی سیڑھی ہلنے لگی۔ نیچے سے کوئی اوپر آ رہا تھا۔ سمندری سانپ جلدی سے عرشے کے کونے میں پڑے ہوئے رسّوں کے گٹھے کے پیچھے چھپ گیا۔ اتنے میں عرشے کا تختہ نیچے سے کسی نے پرے کر دیا اور پھر پہلے ایک چور اوپر آیا۔ اس کے بعد ہرمُز اور سنہری بالوں والی لڑکی کو اوپر لایا گیا۔ ان دونوں کے ہاتھ مضبوطی سے ان کے پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ آخر میں دوسرا چور باہر نکلا۔

دونوں چوروں کے ہاتھوں میں خم دار تیز دھار والے بڑے خنجر تھے۔ کشتی کھلے سمندر کی بڑی بڑی ہیبت ناک موجوں پر تیرتی جا رہی تھی۔ ایک چور نے لکڑی کا ایک تختہ جنگلے پر ڈال دیا اور پھر ہرمُز اور سنہری لڑکی کو اس تختے پر کھڑا کیا اور چلنے کا حکم دیا۔ اس تختے پر چلنے کا مطلب یہ تھا کہ چھ قدم چلنے کے بعد وہ سمندر میں گر جاتے اور بپھری ہوئی سمندری موجیں انہیں نگل جاتیں یہ قیدیوں کو مارنے کا پرانا طریقہ تھا۔ بحری ڈاکو اپنے

دشمنوں کو اسی طرح ہلاک کیا کرتے تھے۔

ہرمُز بے چارے کا موت کے خوف سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ سنہری لڑکی بھی ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔ موت سامنے سمندر میں منہ کھولے کھڑی تھی۔ وہاں انہیں بچانے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ دونوں چور خنجر لئے ان کے پیچھے کھڑے تھے۔ اگر وہ ان کا حکم نہیں مانتے تو خنجر اُن کے سینوں میں اتر جاتے ہیں اور اگر تختے پر آگے جاتے ہیں اور سمندر میں خونخوار جبڑوں والی شارک مچھلیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک چور نے حکم دیا۔

"چلو۔ آگے چلو۔ میں دس گنوں گا۔ اگر تم سمندر میں نہ کُودے تو یہ تیز خنجر تمہاری گردنوں میں گھونپ دیئے جائیں گے اور پھر تمہاری لاشیں سمندری شارکوں کا تر نوالہ بن جائیں گی۔"

چور نے گنتی کرنی شروع کر دی۔

ناگ سمندری سانپ کے روپ میں ابھی تک یہ سارا بھیانک تماشہ دیکھ رہا تھا۔ ہرمُز سب سے آگے تھا۔ اس کے پاؤں ابھی تک تختے پر جمے ہوئے تھے۔ سنہری بالوں والی لڑکی اس کے پیچھے تھی۔ وہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہل رہی تھی۔ چور کی گنتی آٹھ تک پہنچ چکی تھی۔ معاملہ بڑا نازک تھا۔ ناگ رسّے کے گٹھوں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر نکل آیا۔ وہ عرشے کے تختے پر رینگتا ہوا اس چور کی طرف بڑھا جو گنتی گن رہا تھا۔ دوسرا چور خنجر لئے بالکل تیار کھڑا تھا کہ جونہی دس کی گنتی پوری ہو تو وہ لڑکی کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر اسے ہلاک کردے اور اس کے بعد ہرمز کو سمندر میں دھکا دے دے۔

گنتی نو تک پہنچی تو سمندری سانپ گنتی کرنے والے چور کے پیچھے پہنچ چکا تھا۔ ابھی چور کے منہ سے دس کا لفظ نہیں نکلا تھا کہ اُسے اپنی پنڈلی پر چبھن سی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا حلق خشک ہو گیا اور اس کی آواز بند ہو گئی۔ اس نے دس کا لفظ بولنے کی بہت کوشش کی مگر اس کے گلے سے آواز نہ نکل سکی۔ سانپ کے زہر نے اس کا گلا بند کر دیا تھا۔ دوسرے چور کا منہ سمندر کی طرف تھا۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ اس کا ساتھی نو کے ہندسے پر آکر رُک کیوں گیا ہے۔ وہ دس کا لفظ کیوں نہیں ادا کر رہا۔ اس نے مڑ کے پیچھے دیکھا کہ معاملہ کیا ہے۔

اس کے پیچھے معاملہ یہ تھا کہ اس کا ساتھی کھڑے کھڑے پتھر ہو گیا تھا۔ سمندری سانپ کے زہر نے اس کے جسم میں خون کو جما کر اس کے جسم کو پتھر کی طرح سخت بنا دیا تھا اور وہ جس حالت میں کھڑا تھا مرنے کے بعد بھی ویسا ہی کھڑا رہ گیا تھا دوسرے چور نے سمجھا کہ شاید اس کا ساتھی سو گیا ہے۔ مگر یہ کیسے

ہو سکتا تھا۔ اس نے قریب جاکر اپنے ساتھی کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ دھڑام سے پتھر کے بُت کی طرح عرشے پر گر پڑا اور پتھر کے بت کی طرح اس کا جسم ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا۔ دہشت کے مارے دوسرے چور کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس نے آج تک کسی انسانی لاش کو اس طرح ٹوٹ کر بکھرتے نہیں دیکھا تھا۔ چور کی چیخ کی آواز سن کر ہرمز اور سنہری لڑکی نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ ایک چور کی لاش ٹکڑے ٹکڑے ہو کر عرشے پر کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھری ہوئی تھی اور دوسرا چور پھٹی پھٹی سہمی ہوئی آنکھوں سے لاش کو تک رہا تھا۔ اُن دونوں کے ہاتھ بندھے تھے۔ چور کے ہاتھ میں ابھی تک خنجر تھا۔ وہ چور کی طرف بڑھے ہی تھے کہ وہ ہوشیار ہو گیا اور خنجر لہراتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تمہاری وجہ سے میرا دوست بھیانک موت مر گیا۔"

جونہی وہ خنجر لہراتا ہرمز اور لڑکی کی طرف بڑھا سمندری سانپ یعنی ناگ بھی حرکت میں آگیا۔ وہ گٹھے کے پیچھے سے اچھلا اور چھلانگ لگا کر ہوا میں اڑتا ہوا دوسرے چور کی گردن سے چمٹ گیا اور ایک سیکنڈ میں اسے بھی ڈسا اور پھر تیزی سے رینگتا ہوا سمندر میں کود گیا۔ ہرمز اور لڑکی نے سانپ کو دیکھ لیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرا چور بھی ویسے ہی اپنی جگہ پر رُک گیا۔ اس کا بھی گلا بند ہو گیا۔ دوڑنے کے لئے اس نے ایک ہاتھ اوپر اٹھایا۔ ایک پاؤں آگے بڑھایا۔ مگر اس کے بعد وہ ایک انچ نہ ہل سکا۔ یہ اس کی زندگی کی آخری حرکت تھی وہ پتھر کا بت بن چکا تھا۔ ہرمز اور لڑکی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر کے انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھوں کی رسیاں کھول ڈالیں۔

"یہ سانپ کہاں سے آگیا؟" ہرمز نے کہا۔

لڑکی بولی۔

"سمندری سانپ تھا۔ تیر کر کشتی میں آگیا ہوگا۔ خدا نے اسے ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اس کا زہر بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ ہمارے سمندر میں اس قسم کے سانپ اکثر پائے جاتے ہیں کہ جن کے ڈسنے سے انسان کا جسم پتھر بن جاتا ہے۔"

اور پھر سنہری لڑکی نے آگے بڑھ کر دوسرے چور کی کھڑی لاش کو ذرا سا ٹھوکا دیا۔ لاش عرشے پر گری اور اپنے ساتھی چور کی طرح گرتے ہی کانچ کے ٹکڑوں کی طرح ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی۔ ہرمز ایسی دہشت ناک موت سے اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔ لڑکی نے کہا۔

"اس طرح کھڑے رہنے سے کیا ہوگا۔ جلدی سے بادبان کا رُخ موڑو تاکہ پیچھے جزیرے پر جا کر اپنے ساتھی ناگ کا پتہ کریں۔ وہ ہمارا خزانہ لئے وہیں ہوگا۔"

ہرمز نے کہا۔

"خدا خیر کرے۔ جزیرے پر تو خونخوار بلا ڈائنا سورس نے تباہی مچا رکھی تھی۔"

"کچھ بھی ہو ہمیں واپس جا کر ناگ کو لانا ہوگا یہ اس کی زندگی اور ہمارے خاندانی خزانے کا سوال ہے۔ جلدی سے بادبان کا رُخ موڑو۔"

ہرمز نے کشتی کا رخ جزیرے کی طرف کر دیا۔ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ناگ سے ملا جائے۔ کیونکہ ناگ کے بغیر وہ اپنی بیوی کو تلاش نہیں کر سکتا تھا۔ بادبانی کشتی جزیرے کی طرف جا رہی تھی۔ دوسری طرف ناگ جب سانپ کی شکل میں سمندر میں گرا تو پانی کی سطح تک پہنچتے ہی وہ پھر سے سفید عقاب بن کر ہوا میں پرواز کر گیا وہ واپس اپنی کشتی میں جا کر خزانہ ساتھ لے کر ہرمز اور سنہری لڑکی سے ملنا چاہتا تھا۔ اس خیال سے وہ مطمئن تھا کہ اب سمندر میں ان لوگوں کو کوئی خطرہ نہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوکلاں جادوگر

ناگ سمندر میں اپنی چھوٹی کشتی کو تلاش کر رہا تھا۔

وہ سفید عقاب کی شکل میں سمندر کے اوپر پرواز کرتا چاروں طرف تیز نظروں سے تک رہا تھا۔ آخر دُور اسے اپنی کشتی نظر آگئی وہ سمندر کی موجوں پر بہی جا رہی تھی۔ ناگ کشتی میں اتر گیا اور پھر سے انسان کی شکل میں آکر بادبانی کشتی کی طرف چلانے لگا دوسری طرف سے بادبانی کشتی بھی ناگ کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ آخر دونوں ایک جگہ مل گئے۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ خزانے کو دیکھ کر سنہری لڑکی خوشی سے جھوم اٹھی۔ خزانے کے صندوق کو بڑی کشتی پر لادا گیا۔ چھوٹی کشتی سمندر میں چھوڑ دی گئی۔ سنہری لڑکی بادبانی کشتی کو لے کر ایک دن کا سفر طے کرنے کے بعد اپنے جزیرے میں آگئی۔ یہ کافی بڑا جزیرہ تھا اور آبادی بھی کافی تھی۔ سنہری لڑکی ناگ اور ہرمز کو اپنے پرانے محل نما مکان میں لے گئی۔ وہاں وہ سات روز تک مہمان رکھا۔ ان کی بڑی خدمت کی۔ اپنے بھائی سے ملایا۔ ہرمز کی صحت بھی

ٹھیک ہو گئی۔ جب ایک ہفتہ گذر گیا تو ہرمز نے ناگ سے کہا کہ وہ اپنی بیوی کو تلاش کرنا چاہتا ہے اس لئے اب انہیں وہاں سے نکل جانا چاہیے۔

"میں اپنی بیوی کے بغیر سخت پریشان ہوں۔ تم تو جانتے ہو کہ وہ خرطوم کے جادوگر کی قید میں ہے اور اس پر جادوگر نے طلسم کر رکھا ہے۔ خدا جانے وہ کس حال میں ہے"

ناگ نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ہم کل ہی یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ میں نے ایک روز پہلے سنہری لڑکی سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ شمالی افریقہ کو جانے والا جہاز کل یہاں سے روانہ ہو گا ہم اسی میں سفر کریں گے"

ہرمز بڑا خوش ہوا۔ پھر ناگ سے کہنے لگا۔

"بھائی! میں سوچتا ہوں کہ اگر عین وقت پر سانپ آکر ہماری مدد نہ کرتا تو خزانے کے چوروں نے ہمیں سمندر میں پھینک دیا تھا۔ ناگ بھائی کیا سمندری سانپ کشتیوں میں آجاتے ہیں؟ میں نے تو ایسا واقعہ پہلے کبھی نہیں سُنا"

ناگ اُسے کیا جواب دیتا۔ کیونکہ ابھی تک ناگ نے ہرمز پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی خفیہ طاقت ظاہر نہیں کی تھی۔ وہ ظاہر کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا کہ جن کے پاس کوئی طاقت یا دولت آجائے تو جگہ جگہ اس کا ذکر کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ناگ تو بڑا سنجیدہ نوجوان تھا۔ اور سمندر پی کر بھی خاموش رہنے والا انسان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہرمز نے سانپ کی تعریف کی تو ناگ نے اسے بالکل نہ کہا کہ سانپ کی شکل میں خود اس نے اُن کی جان بچائی ہے۔

دوسرے روز وہ ایک عرب بادبانی جہاز پر سوار ہوئے اور شمالی افریقہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ سنہری بالوں والی لڑکی اور اس کا بھائی انہیں چھوڑنے بندرگاہ تک آئے تھے۔ جب تک جہاز ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگیا وہ بندرگاہ پر ہی کھڑے رہے۔ ناگ نے اُن کے خزانے سے ایک پائی تک نہیں لی تھی۔ سنہری لڑکی نے اُسے بہت کچھ دینا چاہا تھا۔ مگر ناگ کی خودداری نے گوارا نہ کیا کہ وہ ایک لڑکی سے راستے کے اخراجات کے لئے رقم لے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس ابھی چاندی کے کچھ ٹکڑے موجود تھے۔ اس سارے تماشہ میں ناگ کو اگر افسوس تھا تو اس بات کا کہ وہ تو عنبر اور ماریا کی تلاش میں نکلا تھا کہ راستہ میں کن بلاؤں سے واسطہ پڑ گیا لیکن اس کے ساتھ خوشی بھی تھا کہ چلو میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دو انسانوں کو نئی زندگی دی۔ اگر میں کسی نہ کسی

طرح اس جزیرے میں نہ پہنچتا تو ہرمز اور لڑکی دونوں ختم ہو چکے ہوتے۔ اب اُسے ایک ہی سوچ تھی کہ وہ جلد از جلد ہرمز کی بیوی کو جادو کے طلسم سے آزاد کروائے اور عنبر، ماریا کی تلاش میں سپین چلا جائے۔

عرب سمندری جہاز بڑے سکون کے ساتھ شمالی افریقہ کی طرف سفر طے کر رہا تھا۔ جہاز میں زیادہ تر افریقہ کے حبشی مسافر تھے کچھ عرب اور مصری مسلمان بھی تھے۔ یہ مسلمان تاجروں کا جہاز تھا اور مسافر بھی زیادہ مسلمان تھے۔ صبح شام جہاز پر اذان دی جاتی اور مسلمان نماز پڑھتے۔ ناگ بھی مسلمان ہو چکا تھا اور اس نے ایک ہزار سال پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی نماز ادا کرتا۔ ہرمز پارسی تھا۔ وہ اپنے طریقے پر عبادت کرتا۔

جزیرے سے افریقہ کے ساحل تک کا فاصلہ زیادہ لمبا نہیں تھا۔ سمندری جہاز چھٹے روز شمالی افریقہ کی بندرگاہ سے جا لگا۔ یہاں سے وہ خرطوم کے شہر کی جانب روانہ ہو گئے۔ آج سے دو سو برس پہلے خرطوم کا شہر اسلامی تہذیب کا مرکز تھا۔ اور مسلمان تاجر یہاں سوداگری کرنے دُور دُور سے آتے تھے عیسائی پارسی اور دوسرے مذہبوں کے لوگ بھی یہاں آباد تھے۔ بڑا صاف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ستھرا گنجان اور خوبصورت مشرقی شہر تھا۔ حبشی مسلمان بڑے محنتی اور دیانت دار تھے۔ ہرمز اور ناگ ایک سرائے میں جا کر ٹھہر گئے۔

اب انہیں اس جادوگر کو ڈھونڈنا تھا۔ جو خرطوم شہر میں کہیں ایک سوداگر کے بھیس میں رہتا تھا اور جس نے ہرمز کی بیوی تاج پر ظلم کر کے اُسے قید کر رکھا تھا۔ دو تین روز دونوں خرطوم شہر کی آوارہ گردی کرتے رہے۔ انہوں نے ایسے سوداگر کا ہر جگہ پتہ کیا جو جادو بھی جانتا تھا۔ لیکن کسی نے کچھ نہ بتایا۔ کسی کو کچھ معلوم بھی نہیں تھا۔ چوتھے روز ناگ نے ہرمز سے کہا۔

"تم سرائے میں ٹھہرو۔ میں شہر سے باہر کی بستی میں جا کر سراغ رسانی کرتا ہوں۔"

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔" ہرمز نے کہا۔

"ابھی تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں پہلے مجھے پتہ لگا لینے دو۔"

صبح صبح ناگ خرطوم شہر سے دُور ایک بستی میں چلا گیا۔ یہاں کچھ ایسے امیر حبشی رہتے تھے۔ جن کے پھلوں کے باغات تھے۔ ناگ ایک باغ میں آیا اور سوڈانی مزدور سے کہا کہ وہ بھی مصر کا رہنے والا عرب ہے اور یہاں کام کی تلاش میں آیا ہے۔ سوڈانی مزدور نے کہا۔

"تم شکل صورت سے اچھے خاندان کے لگتے ہو یہاں

کی سخت مزدوری تم سے نہیں ہو سکے گی۔"

ناگ بولا۔

"پھر کیا کروں۔ میں کوئی کام کر کے روزی کمانا چاہتا ہوں۔"

سوڈانی مزدور نے کہا۔

"تم سامنے والی پہاڑی کی جھیل کی طرف جاؤ وہاں ایک سوڈانی امیر کا محل ہے۔ اس کا ہیرے جواہرات کا کاروبار ہے اور اس کے محل میں بڑے ملازم کام کرتے ہیں۔ شاید تمہیں بھی وہاں کوئی اچھا سا کام مل جائے۔"

ناگ نے یونہی پوچھ لیا۔

"کیا اس سوڈانی امیر کے پاس کوئی جادوگر بھی رہتا ہے؟"

سوڈانی مزدور نے کہا۔

"شی! آہستہ بات کرو۔"

"کیوں کیا بات ہے بھائی؟" ناگ نے سرگوشی میں کہا۔

سوڈانی مزدور بولا۔

"بات یہ ہے کہ اس سوڈانی امیر کی شہرت سوڈان میں اچھی نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بڑا زبردست جادوگر ہے اور اس کے پاس کوہ قاف سے جن اور چڑیلیں آتی ہیں۔"

بس ناگ کے لئے اتنی ہی معلومات کافی تھیں۔ اب تو وہ سوڈانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امیر کے محل میں اڑ کر پہنچنا چاہتا تھا۔ اس نے سوڈانی مزدور سے کہا۔

"نہیں بھائی۔ میں ایسے جادوگر کے پاس ملازمت نہیں کر سکتا۔"

"تو پھر میں اپنے ہاں ہی تمہارے لئے نوکری کا بندوبست کرتا ہوں۔"

"نہیں بھائی شکریہ! میں نے ارادہ بدل لیا ہے اب میں کوئی اور کام کروں گا۔"

اور یہ کہہ کر ناگ وہاں سے چل دیا۔ وہ سیدھا واپس سرائے میں آیا اور ہرمز کو ساری بات بتا کر بولا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہی وہ جادوگر ہے جس کے قبضے میں تمہاری بیوی ہے۔"

ہرمز نے بے تاب ہو کر کہا۔

"خدا کے لئے میری بیوی کو اس جادوگر کی قید سے رہائی دلاؤ۔ میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا۔"

"ہرمز بھائی صبر کرو۔ تھوڑا صبر کرو۔ میں اسی کام کے لئے تو اتنی تکلیفیں اٹھا کر یہاں آیا ہوں۔ لیکن ہمیں بڑی سمجھ داری سے کام لینا ہوگا۔"

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

اپنی بیوی کا سن کر کہ اس کا سراغ مل گیا ہے۔ ہرمز بے چین اور بیتاب

بھی ہو گیا تھا۔ مگر ناگ اُسے ساتھ لے جانے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ وہ پہلے خود جا کر حالات کو دیکھنا چاہتا تھا اور یہ تسلی بھی کر لینا چاہتا تھا کہ ہرمز کی بیوی وہاں اگر ہے تو کس حال میں ہے؟ اور اس کی کس طریقے سے مدد کی جا سکتی ہے۔ اس نے ہرمز سے کہا۔

"نہیں بھائی۔ تمہیں میرے ساتھ جانے کی ابھی ضرورت نہیں۔ پہلے مجھے اکیلا وہاں جا کر حالات کا جائزہ لینے دو۔"

ہرمز نے خدشہ ظاہر کیا۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جائزہ لیتے رہ جاؤ۔ اور وہ جادوگر میری بیوی کو کسی دوسری جگہ پہنچا دے۔"

ناگ بولا۔

"نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔"

"تم بھلا ایک جادوگر کا کیسے مقابلہ کر سکو گے۔"

"یہ تم نہیں جانتے کہ میں کس طرح سے ایک جادوگر کا مقابلہ کر سکوں گا۔ کیا میں نے جزیرے میں اتنی خوفناک بلا ڈائنا سورس کا اکیلے مقابلہ نہیں کیا؟"

"ہاں یہ تو ہے۔" ہرمز شرمسار ہو کر بولا۔

"تو پھر میں اس جادوگر کا مقابلہ بھی کر لوں گا۔ انسان کے دماغ میں عقل ہونی ضروری ہے۔ پھر وہ ہر مصیبت کا مقابلہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر سکتا ہے۔ اب میں جاتا ہوں۔ تم اسی سرائے میں رہ کر میرا انتظار کرنا۔ خبردار یہاں سے ہرگز ہرگز کسی دوسری جگہ مت جانا۔"

"نہیں ناگ بھائی۔ میں اس سرائے میں رہوں گا۔"

ناگ نے جاتے جاتے سرائے کے حبشی مالک کو کہہ دیا کہ اس کا بھائی ہرگز سرائے میں رہے گا۔ اسے جس چیز کی ضرورت ہو فوراً مہیا کر دی جائے۔

"اس کی ساری رقم میں خود ادا کروں گا۔"

ناگ نے سرائے کے مالک کو چاندی کا ایک قیمتی "کڑا" پیشگی بھی دیا۔ سرائے والا بڑا خوش ہوا۔ بولا۔

"جناب آپ بالکل فکر نہ کریں۔ آپ کے بھائی کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔"

سوڈانی تاجر جادوگر کا چھوٹا سا پراسرار محل پہاڑیوں میں شہر سے باہر جھیل کنارے واقع تھا۔ ناگ ایک ایسے غریب الوطن نوجوان کے بھیس میں وہاں گیا جس کو نوکری کی تلاش تھی۔ محل کے اردگرد پرانے شاہی محل کی طرح ایک گہری کھائی بنائی گئی تھی جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ محل کے دروازے تک ایک پل عبور کرکے جانا پڑتا تھا جو کھائی کے اوپر بنایا گیا تھا۔ دروازے پر دائیں بائیں دو حبشی غلام پہرہ دے رہے تھے

پل سے ہوکر ناگ دروازے پر پہنچا تو پہرے دار حبشی نے پوچھا کہ وہ کون ہے اور کس سے ملنا چاہتا ہے۔ ناگ نے کہا۔

"میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ کبھی اپنے باپ کے ساتھ سوداگری کرتا تھا۔ ہمارا تجارت کے مال سے لدا ہوا جہاز سمندر میں غرق ہوگیا۔ میرا باپ بھی سمندر میں ڈوب گیا۔ اب میں دنیا میں اکیلا ہوں چاہتا ہوں یہاں کوئی چھوٹا موٹا کام مل جائے۔ تو زندگی کے دن پورے کر لوں۔"

حبشی پہرے دار نے دوسرے پہرے دار کو دیکھا۔

"کیا خیال ہے؟"

دوسرے پہرے دار نے کہا کہ اسے محل کے داروغے تک پہنچا دیا جائے شاید بے چارے کو کوئی کام مل جائے۔ پہرے دار نے ایک نوکر ناگ کے ساتھ کر دیا۔ محل کے داروغے کی بارہ دری محل کے باغ کے کونے میں تھی۔ وہ اپنی بارہ دری میں تہہ خانے کی سیڑھیوں کے قریب آرام کرسی پر بیٹھا تھا اور دو حبشی نوکر اس کی پنڈلیاں دبا رہے تھے۔ "کون ہو تم؟" اس نے ناگ کو دیکھتے ہی رعب سے پوچھا ناگ نے بڑے ادب اور عاجزی سے سلام کیا اور سارا حال بیان کیا داروغے نے کہا۔

"جاؤ مال گودام میں جاکر مال کی بوریاں درست کرو۔"

"شکریہ جناب۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے جھک کر شکریہ ادا کیا اور نوکر اسے مال گودام میں لے آیا۔

"تم خوش قسمت ہو جو داروغہ نے تمہیں کام دے دیا نہیں تو وہ کسی کو یہاں نہیں لگنے دیتا"

مال گدام کالی مرچ اور الائچی کی بوریوں سے بھرا ہوا تھا۔ دوسری طرف خشک پھلوں کے ڈھیر لگے تھے۔ ناگ دن بھر یہاں کام کرتا رہا۔ رات کو وہ اپنے گھر والوں سے ملنے کا بہانہ کر کے شہر میں ہرمز کے پاس آیا۔ اور اُسے سارا ماجرا بیان کیا۔

"میں دو ایک روز میں تمہاری بیوی تاج کا پتہ لگا لوں گا تم فکر نہ کرنا"

رات ناگ نے سوڈانی جادوگر کے محل کے نوکر خانے میں بسر کی۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ آدھی رات کو چوری چوری محل کا چکر لگائے اور حالات معلوم کرنے کی کوشش کرے لیکن کچھ سوچ کر اُس نے ایسا نہ کیا اور سو گیا۔ صبح اٹھ کر اس نے دوسرے نوکروں کے ساتھ ناشتہ کیا اور کام شروع کر دیا۔ گودام میں اس کے ساتھ ایک مصری مسلمان مزدور بھی کام کر رہا تھا۔ ناگ نے اس سے باتیں شروع کر دیں وہ جادو اور ٹونے کی باتیں کرنے لگا مصری مزدور نے آہستہ سے کہا۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ اس محل میں جادو کی بات کرنے کی مناہی ہے۔ اگر نوکری عزیز ہے تو آئندہ کبھی جادو ٹونے کی بات نہ کرنا"

ناگ خاموش ہو گیا۔ خدا جانے کہیں یہ ہی سوڈانی جادوگر کا جاسوس نہ ہو۔ صرف ایک سوال کا ناگ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کہ اتنے امیر سوداگر کو کیا پڑی ہے کہ وہ جادو ٹونے اور طلسم کے پیچھے بھاگتا پھرے اور پھر ایک عورت پر طلسم کر کے اسے گھر میں ڈال لے؟ اس سوال کا وہ کھوج لگانا چاہتا تھا۔ ہرمز کی بیوی بھی اُسے نوکرانیوں اور کنیزوں میں ابھی تک دکھائی نہیں دی تھی۔ وہ کسی سے اُس کے بارے میں پوچھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ کہ کہیں کسی کو اُس پر شک نہ پڑ جائے۔ اتفاق سے وہاں ایک ایسا حادثہ ہو گیا کہ جس کی وجہ سے ناگ کو طلسمی سوداگر کے قریب جانے کا بڑا قیمتی موقع مل گیا۔

سوڈان کے پہاڑی علاقے میں بڑے زہریلے سانپ ہوتے ہیں سوڈانی سوداگر کی بیٹی محل کے باغ میں شام کے وقت سیر کرتے کرتے ندی کی جھاڑیوں کے پاس گئی تو اچانک ایک کالے سانپ نے اس کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ محل میں شور مچ گیا۔ سوداگر نے اپنی بچی کو بچانے کے لاکھ جتن کئے طلسم کیا۔ دم جھاڑا کیا مگر بیٹی کی حالت خراب ہوتی گئی۔ ناگ نے جب سنا کہ سوداگر کی بیٹی کو سانپ نے ڈس دیا ہے تو وہ داروغے کے پاس جا کر کہنے لگا

"مجھے سوداگر کے پاس لے چلو۔ میں اس کی بیٹی کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

علاج کروں گا۔ مجھے سانپ کے کاٹے کا منتر آتا ہے۔"

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ داروغہ اپنی شان بنانے کی خاطر ناگ کو سوداگر کی شاہی خواب گاہ میں لے گیا۔ بڑے بڑے قیمتی قالین بچھے تھے۔ مخمل کے پردے لٹک رہے تھے۔ سوداگر پریشان بیٹھا تھا۔ پلنگ پر اس کی بیٹی زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی۔ ناگ نے قریب جاکر لڑکی کو دیکھا۔ یہ افریقہ کے سبز سانپ کا زہر تھا۔ جو اس کے جسم میں پوری طرح پھیل چکا تھا۔ سوداگر نے ناگ کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ بھلا جہاں اس کا جادو، طلسم اور ہر قسم کا علاج ناکام رہا ہو۔ وہاں ایک معمولی نوکر کیا کر سکتا تھا۔

سوداگر کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ اپنی بیٹی کے سرہانے اداس بیٹھا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"غم نہ کریں۔ خدا سے دعا مانگیں۔ میں بھی کوشش کرکے دیکھ لیتا ہوں۔"

سوداگر نے ناگ کی طرف آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر کہا۔

"تم کیا کرو گے بیٹا۔ اب کام ختم ہو چکا ہے۔"

ناگ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ صرف اتنا کہا۔

"آپ ذرا پلنگ سے پرے ہٹ کر بیٹھ جائیں کیونکہ میں ایک منتر پڑھنے لگا ہوں۔"

"منتر پڑھنے سے کیا کوئی جن آئے گا یہاں؟"

"جن تو نہیں آئے گا لیکن وہ سانپ ضرور آئے گا جس نے آپ کی بیٹی کو کاٹا ہے۔"

اس جواب پر سوداگر حیران ہو کر ناگ کو تکنے لگا۔

"وہ ___ وہ سانپ یہاں آکر کیا کرے گا؟"

ناگ نے کہا۔

"آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ صرف آپ ذرا پرے ہٹ کر بیٹھ جائیں۔"

سوداگر پلنگ سے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ ناگ نے آنکھیں بند کرکے اس سانپ کو خاموش آواز سے سگنل دیا جس نے لڑکی کو ڈسا تھا۔ یہ سبز زہریلا سانپ سوداگر کی بیٹی کو ڈسنے کے بعد بڑے مزے سے باغ کی جھاڑیوں میں آرام کر رہا تھا کہ اس کے جسم سے ایک سگنل ٹکرایا۔ ایسے سگنل سالوں بعد کہیں ملا کرتے ہیں۔ سبز ناگ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ناگ اسے کہہ رہا تھا۔

"فوراً میرے پاس آ جاؤ۔"

سبز سانپ کی بھلا یہ مجال کہاں تھی کہ عظیم ناگ دیوتا کے حکم کو ٹال سکتا۔ بجلی کی طرح اٹھا اور جھاڑیوں سے نکل سوداگر کے محل کی طرف چل پڑا۔ سوداگر چپ چاپ کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی بیٹی بے ہوش پڑی تھی۔ اور اس کے آخری سانس چل رہے تھے ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے سرہانے آنکھیں کھولے خاموش کھڑا تھا۔

اتنے میں سوداگر نے ایک پھنکار کی آواز سُنی۔ یہ سانپ کی پھنکار تھی۔ اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ خوف سے وہ سہم سا گیا۔ خواب گاہ میں شمع دان روشن تھا۔ ہر شے صاف نظر آ رہی تھی۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سبز رنگ کا پانچ فٹ لمبا سانپ دروازے کی دہلیز پر سے ہو کر اندر آ رہا ہے۔ سوداگر دہشت زدہ ہو گیا۔ سانپ آہستہ آہستہ رینگتا ناگ کے قدموں کے قریب آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور سر جُھکا کر بولا۔

"میں جانتا ہوں آپ نے مجھے کس لئے بلایا ہے عظیم ناگ!"

ناگ نے خاموش آواز میں کہا۔

"تو پھر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس لڑکی کے جسم میں ڈالا ہوا اپنا سارا زہر واپس لے لو۔"

"جو حکم حضور!"

اور سانپ رینگتا رینگتا پلنگ پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے دم توڑتی لڑکی کی پنڈلی پر اس جگہ منہ پر رکھ دیا جہاں اسے ڈسا گیا تھا۔ لڑکی کا باپ اور دو کنیزیں سہمی کھڑی یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہی تھیں۔ سانپ نے لڑکی کے جسم سے زہر نکالنا شروع کر دیا۔ جب لڑکی کے بدن سے سارا زہر نکل گیا تو لڑکی نے آنکھیں کھول دیں۔ اور اپنے باپ کی طرف مسکرا کر

دیکھا۔ باپ نے بیٹی کو گلے لگا لیا اور خوشی کے آنسو رونے لگا۔ سانپ ناگ کے حکم سے واپس جا چکا تھا۔ لڑکی کے باپ نے ناگ سے کہا۔

"میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا۔ بولو کیا چاہتے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"مَیں کیا چاہتا ہوں۔ یہ میں تنہائی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔"

"آؤ میرے ساتھ"

اور سوداگر ناگ کو ساتھ لے کر باہر بالکونی میں آ گیا جس کے نیچے سنگتروں کے باغ دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہاں آ کر سوداگر نے پوچھا۔

"اب بتاؤ تم کیا انعام چاہتے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ ایک شامی عورت جس کا نام تاج ہے اور جو ہرمز کی بیوی ہے تمہارے پاس ہے اور تم نے اس پر طلسم کر رکھا ہے۔ بس مجھے وہ عورت چاہیے تاکہ میں اُسے اس کے خاوند کے حوالے کر کے آگے روانہ ہو سکوں۔"

سوڈانی سوداگر کا رنگ اتر گیا۔ وہ سر جھکائے کچھ دیر سمندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی لہروں کو تکتا رہا۔ پھر بولا۔

" ہرمز کی بیوی میرے پاس تھی۔ میں نے اُسے ایک ہزار اشرفیاں دے کر خریدا تھا۔ لیکن کوکلاں جادوگر اسے مجھ سے لے گیا۔ اس نے کہا تھا کہ میں یہ بات کسی کو نہ بتاؤں۔ لیکن تم نے میری بیٹی کی جان بچائی ہے اور میں نے تم سے انعام کا وعدہ کیا تھا۔ اب خدا جانے کوکلاں جادوگر میرا کیا حشر کرے "

ناگ نے پوچھا۔

" کوکلاں جادوگر کہاں رہتا ہے ؟ "

سوداگر بولا۔

" یہاں سے دور جنگل میں ایک غار ہے وہ اس غار کے اندر رہتا ہے۔ مگر میں تمہیں نصیحت کروں گا کہ تم وہاں مت جانا۔ وہ بڑا زبردست جادوگر ہے اور انسان کو ایک پل میں زمین کے اندر غرق کر دیتا ہے۔ اس سے افریقہ کے سارے جادوگر ڈرتے ہیں "

ناگ نے کہا۔

" تمہارا شکریہ ! اب میں کوکلاں جادوگر کی تلاش میں جاتا ہوں۔ اور ہاں۔ تم بے فکر رہنا۔ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ میں انشاءاللہ اسے ہلاک کر کے

اور ہرمز کی بیوی کو واپس لے کے آؤں گا "

سوداگر نے خشک سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

" خدا تمہاری حفاظت کرے "

دوسرے روز ناگ نے ہرمز کو جاکر ساری کہانی سنائی اور کہا کہ اب وہ کوکلاں جادوگر سے اس کی بیوی کو آزاد کرانے جا رہا ہے۔ ہرمز پریشان ہوگیا۔

" ناگ بھائی ! کیا تم اتنے بڑے جادوگر کا مقابلہ کر سکو گے ؟ "

ناگ مسکرایا۔

" کوشش کروں گا "

دوپہر کے بعد ناگ کوکلاں جادوگر کے غار کی طرف روانہ ہوگیا۔ سوڈان کے جنگل اور میدان بڑے گرم تھے۔ دھوپ بڑی تیز تھی۔ ناگ نے یہ راستہ کچھ پیدل طے کیا اور پھر وہ سفید عقاب بن کر اڑنے لگا۔ سوداگر کی بتائی ہوئی نشانیاں اُسے راستے میں مل رہی تھیں۔ پھر دُور اسے ایک پہاڑ دکھائی دیا جس کے اوپر ایک مخروطی چٹان ابھری ہوئی تھی۔ سوداگر نے کہا تھا کہ اسی مخروطی چٹان والے پہاڑ کے نیچے جادوگر کوکلاں کا غار ہے۔ ناگ اس پہاڑ کے قریب وادی میں اُتر گیا۔ یہاں سبزہ کم اور پتھر زیادہ بکھرے ہوئے تھے۔ جگہ جگہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نوکیلی چٹانیں کھڑی تھیں ۔ دھوپ اور حبس بہت زیادہ تھا ناگ ایک کچی پگڈنڈی پر پہاڑ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک جھاڑیوں میں سے ایک سفید سانپ نکل کر ناگ کے سامنے تعظیم سے کھڑا ہو گیا۔ اس سانپ کے سر پر چھوٹا سا تاج تھا ۔ اس علاقے کے سانپوں کا بادشاہ تھا۔ ناگ نے اُس سے پوچھا۔

"تم کس لئے آئے ہو ؟"

سانپوں کے بادشاہ سفید سانپ نے عرض کی ۔

"مقدس ناگ دیوتا ! میں جانتا ہوں آپ کوکلاں جادوگر سے مقابلہ کرنے جا رہے ہیں ۔ میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں ۔"

"تم میری کیا مدد کرو گے ؟"

سفید سانپ بولا۔

"مقدس ناگ ! آپ کوکلاں جادوگر کی طاقت کو نہیں جانتے۔ وہ بڑا خطرناک جادوگر ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک مہرہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس مہرے کو آپ منہ میں رکھ لیں گے تو غائب ہو جائیں گے۔ یہ ہمارے خاندان میں ہزاروں سالوں سے چلا آ رہا ہے اس طرح سے آپ پر کوکلاں جادوگر کے جادو کا اثر نہیں ہوگا۔"

ناگ سفید سانپ کو دیکھ رہا تھا۔ سانپ نے اپنے سر کو جھٹکا تو اس کے

تاج میں سے نیلے رنگ کا ایک جگمگاتا ہوا ہیرا نیچے گر پڑا۔

"عظیم ناگ ! یہ وہ مُہرا ہے۔ اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیجئے۔ جب ضرورت ہو اسے اپنے منہ میں ڈال لیں آپ غائب ہو جائیں گے ۔"

ناگ نے مسکرا کر سفید سانپ کا شکریہ ادا کیا اور مہرہ اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔ سفید سانپ سلام کر کے واپس چلا گیا۔ ناگ آگے روانہ ہوا۔ پہاڑ کا وہ غار اب بالکل سامنے آ گیا تھا جس کے اندر کوکلاں جادوگر رہتا تھا اور ہرمز کی بیوی قید تھی۔ ناگ نے دیکھا کہ غار میں سے دو حبشی باہر نکلے ہیں ۔ ان کی نظر ناگ پر پڑی تو وہیں رُک کر ناگ کو تکنے لگے کہ یہ شخص اِدھر کہاں چلا آ رہا ہے۔ ناگ ان کے قریب آ گیا اور بولا۔

"میں جنگل میں راستہ بھول گیا ہوں۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ شہر کو کونسا راستہ جاتا ہے ؟"

دونوں حبشی جادوگر کوکلاں کے شاگرد اور غلام تھے۔ انہیں حکم تھا کہ اس علاقے میں اگر کسی انسان کو دیکھیں تو اسے پکڑ کر میرے پاس لے آئیں ۔ انہوں نے مسکرا کر ناگ سے کہا۔

"بھائی ! اندر آ جاؤ۔ کچھ دیر آرام کرو۔ ہم پھر تمہارے ساتھ ایک آدمی کر دیں گے جو تمہیں شہر پہنچا آئے گا۔"

ناگ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے غار کے اندر جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور وہاں کے حالات معلوم کرے۔ وہ ان دونوں حبشی جادوگروں کے ساتھ غار میں داخل ہوگیا۔ غار میں ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ آگے دیوار کے ساتھ ایک جگہ مشعل جل رہی تھی جس کی وجہ سے روشنی تھی۔ فضا میں حبس اور مردہ لاشوں اور مُشک کافور کی بُو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ناگ کو ایک چبوترے کے پاس لے جاکر بولے۔

"بھائی تم یہاں آرام کرو۔ ہم تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتے ہیں۔"

ناگ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھ گہری سازش ہو رہی ہے۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ جو کچھ ہونا ہے ہوجائے تاکہ یہ لوگ کھل کر سامنے آجائیں۔ دونوں حبشی غار کے اندر ایک شگاف میں داخل ہوگئے ان کے جانے کے بعد ناگ نے سوچا کہ غائب ہو کر پتہ کرنا چاہیے یہ لوگ کہاں گئے ہیں اس نے جھٹ جیب سے مہرہ نکال کر منہ میں رکھ لیا اور غائب ہوگیا۔ اب وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ غائب ہوتے ہی وہ بھی اس شگاف میں داخل ہوگیا جہاں پہلے دونوں حبشی گئے تھے۔ پہلے تو اندھیرا آگیا۔ پھر روشنی ہوگئی۔ اس کے سامنے ایک گول کمرہ تھا۔ جہاں زمین پر شیر کی کھالیں بچھی تھیں ایک تخت پر کوکلاں جادوگر بیٹھا تھا اور ایک کالی بلی اس کی گود میں تھی جس کی آنکھیں انسانوں ایسی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی عورت کی خوبصورت آنکھیں ہوں۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کالی بلی

کوکلاں جادوگر کا سر بہت بڑا تھا اور آنکھیں سرخ تھیں۔ وہ تخت پر بیٹھا انسانی آنکھوں والی بلی کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ اس کے نوکروں نے جب اُسے بتایا کہ ایک انسان کو وہ گھیر کر اندر لے آئے ہیں تو وہ خوشی سے مسکرا کر۔ اس کے چوڑے نتھنے جو گینڈے کی طرح کے تھے پھیل گئے۔

"شاباش! اسے منتر پڑھ کر بے ہوش کردو اور پھر اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسکی کھوپڑی توڑ کر اس کا بھیجا خود بھی کھاؤں اور بلی کو بھی کھلاؤں۔"

دونوں نوکر جادوگر سر جھکا کر واپس ہوگئے۔ ناگ ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔ کوکلاں جادوگر کا طلسم بھی اُسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں نوکر گھبرائے ہوئے اندر آئے۔ اور کہا کہ جس انسان کو وہ اندر لائے تھے وہ غائب ہے۔ کوکلاں جادوگر کا چہرہ غصّے سے سرخ ہوگیا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور گرجا۔

"اسے تلاش کرو۔ جاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ خود بھی باہر نکل گیا۔ ناگ بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ کوکلاں غار کے ایک شگاف میں گھس گیا۔ وہ جادو کے ذریعے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کا شکار کہاں اور کس جگہ پر ہے۔ شگاف کے اندر ایک گپھاہ تھی جہاں ایک انسانی ڈھانچہ دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ کوکلاں جادوگر نے انسانی ڈھانچے کی کھوپڑی پر منتر پڑھ کر پھونک ماری اور پوچھا۔

"میرا شکار کہاں ہے؟"

کھوپڑی کے ہونٹوں کی ہڈیاں ہلیں اور بولیں۔

"میں اسے اسی غار میں محسوس کر رہا ہوں مگر دیکھ نہیں سکتا۔"

"کیا کہا؟ کیا وہ کوئی غیبی انسان ہے؟"

"ہاں۔ کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ وہ کوئی تم سے بھی بڑا جادوگر ہے۔"

کوکلاں پریشان ہو گیا۔ پھر غصّے کی حالت میں اس نے انسانی ڈھانچے کی کھوپڑی پر زور سے مکا مارا اور بلّی کو بغل میں دبائے باہر نکل آیا۔ ناگ دوسری کوٹھڑی میں گیا تو وہاں ایک نوکر جادوگر اسے تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ ناگ نے پیچھے سے جا کر اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ نوکر نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ پیچھے اسے کوئی انسان نظر نہ آیا۔ لیکن اپنی گردن پر انسان کا ہاتھ وہ اسی طرح

محسوس کر رہا تھا۔ وہ گھبرا گیا۔ ناگ بولا۔

"میری بات غور سے سنو۔ اگر تم نے میرے سوال کا جواب دے دیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ اگر نہ دیا تو میں اپنے طلسم کی مدد سے تمہیں اسی جگہ جلا کر راکھ کر دوں گا۔ تمہیں معلوم ہو چکا ہو گا کہ میں تمہارے جادوگر کوکلاں سے بڑا جادوگر ہوں۔ اب بتاؤ کہ تاج نام کی جس عورت کو کوکلاں نے اغوا کیا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟"

نوکر جادوگر سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی بڑی زبردست طاقت والا جن بھوت ہے۔ اور اگر اس نے اس کے سوال کا صحیح جواب نہ دیا تو وہ اُسے بھسم کر کے رکھ دے گا۔ پھر اُسے دولت کا لالچ بھی آ گیا۔ یہ کہنے لگا۔

"اس عورت کا نام تاج ہے اور کوکلاں نے اسے کالی بلّی بنا کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"اب وہ کس طریقے سے دوبارا انسان بن سکتی ہے؟"

نوکر جادوگر بولا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کوکلاں جادوگر کی کھوپڑی کا مغز کالی بلّی کو کھلایا جائے۔ جو کہ ایک ناممکن بات ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اس غار سے باہر جنگل میں جا کر میرا انتظار کرو۔ اگر تمہاری اطلاع سچی ہوئی تو میں تمہیں اس کا انعام دوں گا۔"

نوکر جادوگر باہر جانے لگا ہی تھا کہ کوکلاں جادوگر کی آواز گونجی۔

"تم مجھے دھوکہ دے کر یہاں سے زندہ نہیں جا سکتے۔"

اور دوسرے لمحے کوکلاں نے ایک ایسا منتر پڑھ کر نوکر پر پھونکا کہ اس کے سارے جسم میں آگ لگ گئی اور وہ بھسم ہو کر زمین پر گر پڑا۔ پھر کوکلاں نے بلند آواز میں کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ بلی اس کے پاس نہیں تھی اور ناگ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بلی کو نقصان پہنچائے۔ کوکلاں بھپر بھپر کر چکر لگا رہا تھا۔ اس نے اپنے سارے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکے کہ شاید ناگ جو غائب ہے اسے دکھائی دے جائے۔ لیکن ناگ کو وہ نہ دیکھ سکا۔ کوکلاں نے اپنے سارے جادوگر شاگردوں کو جمع کر کے کہا۔

"کوئی زبردست جن میری کنیز کالی بلی کی تلاش میں یہاں آ گیا ہے۔ اس کی طرف سے خبردار رہنا اور جہاں میں نے بلی کو چھپا دیا ہے اس کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ کیونکہ اس بلی میں میری جان ہے۔"

سارے جادوگر غار میں ادھر ادھر پہرہ دینے لگے ناگ وہیں چل پھر کر بلی کو تلاش کر رہا تھا۔ آخر اسے ایک ترکیب سوجھی۔ اگر وہ سانپ بن کر ایک خاص قسم کی بو چھوڑے تو بلی جہاں کہیں بھی ہو گی ایک بار ضرور اس بو پر غرائے گی۔ ناگ غار کی اس طرف چلا گیا جہاں اندھیرا تھا۔ یہاں وہ سانپ کے روپ میں آیا اور خاص بو منہ سے خارج کی۔ اس کے ساتھ ہی اسے بلی کے غرانے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز جیسے زمین کے اندر سے آ رہی تھی۔

ناگ جھٹ سانپ سے انسان بن کر غائب ہو گیا۔ اسے خیال آیا کہ جہاں کوکلاں جادوگر بیٹھا ہوا تھا وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ ضرور بلی چبوترے کے نیچے کسی تہہ خانے میں قید ہے وہ بڑے کمرے میں آ گیا۔ تخت پر کوکلاں نہیں تھا۔ غار میں جاتی سیڑھیوں پر ایک حبشی پہرہ دے رہا تھا۔ ناگ کے لئے اسے وہاں سے ہٹانا کچھ مشکل نہیں تھا۔ ناگ غیب تھا۔ وہ حبشی کے قریب چلا گیا اور پھر اس کے ہاتھ سے نیزہ چھین کر پرے پھینکا اور کہا۔

"یہاں سے بھاگ جاؤ۔ نہیں تو میں تمہیں ہڑپ کر جاؤں گا۔"

حبشی پہلے ہی جن کا سن کر ڈرا ہوا تھا۔ وہ تو سر پر پاؤں رکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر وہاں سے بھاگ گیا۔ ناگ تہہ خانے میں اتر گیا۔ یہاں اندھیرا تھا اس اندھیرے میں بلی کی انسانی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ناگ بلّی کے پاس آیا تو وہ غرّانے لگی۔ ناگ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اٹھا کر قمیض کے اندر چھپا لیا۔ اب بلّی بھی ناگ کے ساتھ ہی غائب ہو گئی تھی۔ ناگ اُسے لے کر تہہ خانے سے باہر نکل آیا۔

کوکلاں کو اپنے جادو کے زور سے پتہ چل گیا کہ کالی بلّی غیبی جن کے قبضے میں آ گئی ہے۔ وہ اب تو بے حد گھبرایا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کی جان خطرے میں ہے کیونکہ غیبی جن بلی کو پھر سے انسان بنانے کے لئے اس کی کھوپڑی ضرور توڑ ڈالے گا۔

اُدھر ناگ کو بھی کوکلاں جادوگر کی تلاش تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ کوکلاں نے اپنے اردگرد ایک دائرہ کھینچا اور سب سے اندھیری کوٹھڑی میں جاکر بیٹھ گیا۔ ناگ تلاش کرتا کرتا وہاں جا پہنچا۔ کوٹھڑی کے باہر دائرے کی لکیر تھی اور کوٹھڑی کا دروازہ بند تھا۔ ناگ نے وہ لکیر عبور کی تو بلّی نے زور سے چیخ مار دی۔ ناگ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ بلّی کی چیخ کی آواز کوٹھڑی کے اندر چھپے کوکلاں جادوگر نے سُنی تو اس کی جان ہی نکل گئی۔ ایک بات وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جو کوئی بھی غیبی انسان یا جن ہے۔ وہ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس سے خوف زدہ تھا اور اپنی جان بچانے کی فکر میں تھا

اب جو اس نے بلّی کی آواز سنی تو کانپ اٹھا۔ سمجھ گیا کہ غیبی جن اسکی کوٹھڑی کے باہر پہنچ چکا ہے۔

کوکلاں نے اپنے قبیلے کے ایک بہت بڑے جادوگر کی روح کو منتر پھونک کر بلایا اور گڑگڑا کر کہا۔

" سامری کی قسم! میں بڑی سخت مصیبت میں پھنس گیا ہوں میری مدد کرو۔ مجھے اس خوفناک جن سے بچاؤ۔"

جادوگر کی روح نے کہا۔

" کوکلاں! افسوس کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ مجھے تمہاری موت سامنے دکھائی دے رہی ہے۔"

" تو پھر دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

کوکلاں جادوگر نے چیخ کر کہا۔ روح غائب ہو گئی۔ ناگ وہیں کھڑا تھا اس نے بلّی کے منہ پر سے ہاتھ اٹھا لیا۔ بلی غرّائی۔ اس کی آواز سن کر کوکلاں پر وحشت سوار ہو گئی۔ وہ اِدھر اُدھر جان بچانے کیلئے بھاگنے لگا۔ اسے جتنے جادو کے منتر یاد تھے۔ سارے پڑھ پڑھ کر پھونک دیئے مگر ناگ پر کسی کا اثر نہ ہوا۔ بلّی ایک بار پھر غرّائی۔

کوکلاں باہر کو بھاگا۔ ناگ نے کہا۔

" تم بچ کر نہ جا سکو گے۔ اس بلّی کو تمہاری کھوپڑی کے مغز کی ضرورت ہے۔"

ناگ ہوا میں تیرتا کوکلاں جادوگر کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ کوکلاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غار سے باہر دھوپ میں آگیا۔ اس نے پہاڑی ڈھلان پر دوسری طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اُدھر ایک دریا بہہ رہا تھا جس کا پانی برسات کی وجہ سے سرخ تھا۔ جیسے خون بہہ رہا ہو۔ ناگ کوکلاں کے سر کے اوپر اڑتا اس کے ساتھ جا رہا تھا۔ بلّی بار بار غرا رہی تھی بلّی کی آواز کوکلاں کے جسم کو بے بس کر رہی تھی۔ جیسے اس کے جسم سے جان نکلی جا رہی تھی۔ ناگ نے آگے جا کر ایک بھاری پتھر کوکلاں جادوگر کی طرف لڑھکا دیا۔ وہ اس سے ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ جلدی سے اٹھا کر دریا کی طرف بھاگا۔ دریا چڑھا ہوا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ دریا پار کر کے فرار ہو جائے گا لیکن ناگ بھلا اسے کب بھاگنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ وہ موقع کی تلاش میں تھا۔

جونہی کوکلاں جادوگر دریا کے کنارے پہنچا اور چاہتا تھا چھلانگ لگا دے کہ ناگ نے اسے گردن سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ کوکلاں نے ایک قلابازی کھائی اور دوسری طرف کو دوڑا۔ ناگ سانپ کی شکل میں آنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اس طرح اس پر جادو کا اثر ہو سکتا تھا۔ ناگ ہوا میں غوطہ لگا کر کوکلاں پر ایک عقاب کی طرح جھپٹا اور اُسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا۔ کوکلاں بُری طرح ٹانگیں ہلا رہا تھا۔ ناگ اُسے لے کر پہاڑ سے بھی اوپر فضا میں بلند ہو گیا۔ پھر اُس نے کوکلاں کو نوکیلی چٹانوں

کے اوپر پھینک دیا۔

انسانوں کی کھوپڑیاں کاٹ کر ان کے بھیجے کھانے والا ظالم جادوگر آخر اپنے انجام کو پہنچا۔ نیچے پتھروں پر گرتے ہی اس کی ہڈی پسلی ٹوٹ کر الگ ہو گئی۔ کھوپڑی نوکیلے پتھروں سے ٹکرا کر کھُل گئی اور اندر سے مغز نکل کر بکھر گیا۔ ناگ فوراً نیچے آیا۔ اس نے جادوگر کوکلاں کا مغز رومال میں باندھ لیا اور واپس سرائے کی طرف روانہ ہو گیا۔

ناگ وہاں بلّی کو اس کا مغز نہیں کھلانا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ خوامخواہ کسی پر اس کی خفیہ طاقت ظاہر ہو۔ سرائے کے قریب ایک جھاڑی میں آ کر ناگ نے منہ سے مُہرا نکال لیا۔ وہ پھر سے انسانی شکل میں آ گیا۔ مُہرا جیب میں رکھا اور بلّی بغل میں دبا سرائے میں آ گیا۔ بلّی کا دماغ چونکہ اس وقت تک حیوانی تھا اس لئے اُسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اُسے کون کس طرح سے بچا کر لا رہا ہے۔ ہرمز ناگ کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ناگ کے ہاتھ میں بلی دیکھی تو ناراض ہو کر بولا۔

"اگر مجھے خبر ہوتی کہ تم میرے لئے کالی بلّی اٹھا لاؤ گے تو میں تمہیں کبھی نہ جانے دیتا اور نہ یہاں بیٹھ کر تمہارا قیامت کا انتظار کرتا۔"

"پھر تم کیا کرتے؟" ناگ نے مسکرا کر پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہرمُز بولا۔

"پھر میں خود اپنی پیاری بیوی کی تلاش میں جاتا اور اُسے جادوگر کی قید سے چھُڑا کر لاتا۔"

ناگ نے بلّی ہرمُز کی طرف بڑھا کر کہا۔

"یہ لو اسے سنبھال کر رکھنا اب۔"

ہرمُز پرے ہٹ گیا۔

"خدا کے لئے اس خوفناک بلّی کو مجھ سے پرے رکھو۔"

ناگ نے کہا۔

"ارے! تمہیں اس بلّی میں کوئی خاص چیز دکھائی نہیں دے رہی۔ غور سے دیکھو۔"

ہرمُز نے بلّی کو روشنی میں آکر غور سے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کی آنکھیں کسی عورت کی آنکھیں ہیں اور اُن آنکھوں کو اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔

"تمہیں یاد نہیں آرہا کہ ان آنکھوں کو تم نے پہلے کہاں دیکھا ہے؟"

اچانک ہرمُز کے ہونٹوں سے چیخ نکل گئی۔

"یہ تو میری بیوی تاج کی آنکھیں ہیں۔"

"ہاں۔ اب تمہیں عقل آئی ہے۔"

"کیا اس ظالم جادوگر نے میری بیوی کی آنکھیں نکال کر

اس بلّی کو لگا دی ہیں؟ آہ! اب میں اپنی بیوی کو کہاں تلاش کروں گا۔"

ہرمُز رونے لگا۔ ناگ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"روؤ نہیں پاگل۔ یہی تمہاری بیوی ہے۔"

"یہ ——" ہرمُز چونکا۔ "یہ بلّی میری بیوی ہے؟"

"ہاں۔ یہ کالی بلّی تمہاری بیوی تاج ہے۔"

"لیکن یہ تو بلّی ہے۔"

"ابھی انسان بن جائے گی۔ دیکھتے جاؤ خاموشی سے۔"

اور ناگ نے جیب سے کوکلاں جادوگر کا مغز رومال سے نکال کر بلّی کے آگے ڈال دیا۔ بلّی بڑے مزے سے مغز چٹ کر گئی اور ہونٹوں پر زبان پھیر کر خُر خُر کرنے لگی۔ ہرمُز اور ناگ بڑی گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں بلّی بڑی ہونے لگی۔ وہ پھولتے پھولتے پورے انسان جتنے قد کی ہوگئی اور پھر ایک چیخ ماری کہ سرائے میں سارے مسافر گھبرا کر اپنی اپنی کوٹھڑیوں سے باہر نکل آئے۔ ہرمُز اور ناگ بھی اُچھل کر دیوار کے ساتھ لگ گئے۔ چیخ کے ساتھ ہی بلّی کی جگہ ہرمُز کی خوبصورت بیوی سامنے آگئی۔ ہرمُز نے بیوی کو روتے ہوئے گلے لگا لیا۔ اس کی بیوی بھی خوشی سے رونے لگی۔ ناگ نے کہا۔

"تمہیں خوش ہونا چاہئے ہرمُز! اور بہن تاج تم خوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قسمت ہو کہ اس خطرناک جادوگر کی قید سے آزاد ہو گئیں۔"
ہرمز نے کہا۔

"یہ سب تمہاری مدد کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے تاج!
اگر میرا دوست ناگ نہ ملتا تو آج تم میرے پاس نہ ہوتیں۔"
ہرمز کی بیوی کو کچھ بھی یاد نہیں تھا۔ اُس نے بھی ناگ کا شکریہ ادا کیا۔ دوسرے روز وہ دونوں اپنے گھر اور ناگ وہاں سے ایک بادبانی جہاز میں بیٹھ کر ملک سپین کی طرف عنبر اور ماریا کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔

* * *

اب ہم آپ کو ماریا اور عنبر کے پاس لئے چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ماریا سپین کے شہر قرطبہ کے ایک پرانے قبرستان میں معصوم لڑکی سنچیکا کی تلاش میں گئی تھی جس کی ماں اپنی بیٹی کی جدائی میں بیحد غم زدہ تھی۔ سنچیکا کو کہیں سے پتھر کا طلسمی پنجہ مل گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے خاندان پر نحوست آ گئی اور سنچیکا قرطبہ کے قبرستان میں چڑیل کے قبضے میں چلی گئی۔ چڑیل اسے ایک ہفتے کے بعد چاند رات کو ذبح کر کے کھانے والی ہے کیونکہ اس طرح سے وہ اپنے علاقہ کی ملکہ چڑیل بن سکے گی۔ اس نے سنچیکا کو قبرستان کی ایک قبر کے اندر سرنگ سے آگے ایک کنوئیں کے اندر اتر کر جو اونچے ستونوں والا کمرہ آتا ہے وہاں تابوت میں بند کر رکھا ہے۔ ماریا لڑکی سنچیکا کی تلاش میں یہاں پہنچ جاتی ہے۔ اس کے آگے ایک انسانی ڈھانچہ جا رہا ہوتا ہے جس کی کھوپڑی پر دیا روشن ہوتا ہے سرنگ میں پہنچ کر چڑیل اپنے زبردست جادو کے زور پر ماریا کو دیکھ لیتی ہے اور پھر اُسے گھٹنوں تک پتھر میں منجمد کر کے دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا تھا۔ عنبر ماریا کی تلاش کرتا کرتا بڑی مصیبتوں کے بعد جب اس قبرستان میں پہنچا تو اس کی طاقت بھی چڑیل کے زبردست جادو کا مقابلہ نہ کر سکی اور چڑیل نے اسے بھی گھٹنوں تک پتھر بنا کر دوسری کوٹھڑی میں دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

جس وقت عنبر کو وہاں لایا گیا تو ماریا نے اس کی خوشبو سونگھ لی تھی۔ اس نے عنبر کو آواز بھی دی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی چڑیل نے ماریا کو بے ہوش کر دیا۔ دوسری طرف عنبر بھی چڑیل کے نتھنوں سے نکلنے والے تیز بُو والے سانس کی وجہ سے پتھر میں گھٹنوں تک گڑھا بے ہوش ہو گیا۔

چڑیل نے ایک قہقہہ لگایا۔ عنبر اور ماریا دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ دوسری کوٹھڑی میں تابوت کے اندر سنچیکا بے ہوش پڑی تھی۔ چڑیل نے چٹکی بجائی۔ انسانی مردے کا ڈھانچہ اندھیرے میں ستون کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ اس کی کھوپڑی پر دیا جل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا تھا۔ چڑیل نے اُسے کہا۔

" ان قیدیوں کی نگرانی کرو۔ میں ابھی آتی ہوں۔"

ڈھانچے کی کھوپڑی نے جبڑا ہلایا اور اس کی ہڈیوں سے کمزور سی آواز نکلی۔ " جو حکم ملکہ چڑیل۔"

عنبر کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنا جائزہ لیا۔ اسکے دونوں پاؤں پتھر میں گڑھے ہوئے تھے۔ عنبر نے اپنے پاؤں تھوڑا سا زور لگاکر پتھر سے آزاد کرائے۔

انسانی ڈھانچہ اچانک چونک پڑا۔ اس نے عنبر کی طرف دیکھا ہی تھا کہ عنبر نے بھرپور مکا مار کر اس کی گردن اڑادی۔ اس کی کھوپڑی سامنے دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی اور دیا زمین پر الٹ کر بجھ گیا۔ عنبر چاہتا تھا کہ وہ اس طریقے سے ڈھانچے پر حملہ کرے کہ وہ کوئی چیخ وغیرہ نکال کر چڑیل کو نہ بلا سکے۔ عنبر بھاگ کر دوسرے دالان میں گیا۔ وہ ماریا کو دیکھ کر نہیں سکتا تھا۔ اس نے دیوار کے ساتھ لگا اسی قسم کا ایک چوکور پتھر دیکھا جس میں وہ خود گھٹنوں تک جامد تھا۔

عنبر سمجھ گیا کہ ماریا ضرور اسی پتھر میں گڑھی ہوئی ہے۔ مگر سوال یہ تھا کہ وہ بولتی کیوں نہیں! کہیں اسے بھی چڑیل نے بیہوش تو نہیں کر رکھا ہے عنبر ماریا کے جسم کو چھو بھی نہیں سکتا تھا۔ اس نے ہوتے ہوئے پتھر کے پاس جاکر ماریا کو آوازیں دینی شروع کیں۔

ماریا ابھی تک بے ہوش تھی۔ پھر اس کو ہوش آگیا۔ اپنے سامنے عنبر کو دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوئی اور بولی۔

" عنبر بھائی! میں زندہ ہوں۔۔۔ ف بے ہوش تھی۔ تم ٹھیک ہو ناں ہے"

" ہاں ماریا۔ میں تمہاری تلاش میں یہاں آیا تھا کہ اس کم بخت چڑیل نے مجھے پتھر میں گاڑ دیا۔"

" یہ کوئی بڑی زبردست چڑیل ہے عنبر! اس نے مجھے دیکھ لیا ہے۔"

" تم یہاں سنچیکا کی تلاش میں آئی تھیں ناں ؟"

" ہاں ہاں۔ وہ اسی جگہ کہیں کسی تابوت میں بند ہے ہمیں اسے تلاش کرنا ہے۔ اور اُسے اُس کی ماں کے پاس پہنچانا ہے۔"

" فکر نہ کرو۔ ایسا ہی کریں گے۔"

ماریا بولی۔

" پہلے مجھے تو اس پتھر کی قید سے آزاد کراؤ۔"

عنبر نے پتھر کے چھوٹے سے چوکر چبوترے پر ایک زوردار ہاتھ مارا پتھر کے چھ سات ٹکڑے ہوگئے اور ماریا آزاد ہوگئی وہ دونوں وہاں سے نکل کر دوسری کوٹھڑی میں آگئے۔ یہی وہ کوٹھڑی تھی جس کے اندر سنچیکا کا تابوت رکھا تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے وہ تابوت کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ دیکھ سکے۔ ماریا کا پاؤں کسی شے سے ٹکرایا تو اس نے ٹٹول کر اُسے دیکھا۔

"عنبر! اس تابوت کو کھولو۔ یہ ضرور سنیچکا کا ہی تابوت ہے"

عنبر نے تابوت کے ڈھکن کو اوپر اٹھایا۔ تو ہلکے ہلکے اندھیرے میں انہوں نے دیکھا کہ تابوت کے اندر دبلی پتلی ہسپانوی لڑکی سنیچکا بیہوش پڑی تھی۔ "یہی سنیچکا ہے" ماریا نے کہا۔

عنبر بولا۔ "چلو اسے لے کر یہاں سے نکل جاتے ہیں"

ماریا نے کہا۔

"وہ چڑیل ہمارا مقابلہ کرے گی۔ وہ ہمیں یہاں سے نکلنے نہیں دے گی"

اتنے میں انہوں نے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ کوئی ان کی کوٹھڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عنبر نے ماریا سے کہا۔

"جو کوئی بھی ہوگا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا تم دیوار کے ساتھ لگ جاؤ"

ماریا دیوار کے ساتھ جاکر کھڑی ہوگئی۔ عنبر ادھر کھلے دروازے کی اوٹ میں ہوگیا ـــــ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ باہر کون ہے۔ دروازہ آہستہ سے کھل گیا۔ عنبر نے دیکھا کہ ایک سفید پوش بزرگ جس کا چہرہ نورانی تھا اور سر کے اردگرد روشنی پھوٹ رہی تھی اندر داخل ہوا اور عنبر کی طرف بڑی شفقت سے دیکھ کر بولا۔

"بیٹا عنبر! تم اور ماریا ایک ماں کی بچھڑی ہوئی بچی کے لئے اتنے دکھ اٹھا رہے ہو۔ یہ ایک نیک کام ہے اسی لئے میں تمہاری مدد کو آیا ہوں۔ یہ چڑیل بڑی طاقت کی مالک ہے۔ تم اور ماریا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے"

عنبر نے کہا۔

"آپ کون ہیں بابا؟"

"میں اس قبرستان کا بزرگ ہوں اور میرا مزار اسی قبرستان میں ہے۔ آج سے چھ سو برس پہلے میں اس شہر کا ایک درویش تھا۔ تمہیں پریشانی میں دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں اپنے مزار سے نکل کر تمہارے پاس آیا ہوں"

عنبر نے کہا۔

"آپ ہماری کس طرح سے مدد کر سکتے ہیں؟ ہمیں سنیچکا کو یہاں سے نکالنا ہے۔ وہ اس تابوت میں بے ہوش ہے"

بزرگ بولے۔

"میں اس لڑکی کو یہاں سے باہر نہیں نکال سکتا۔ اتنا مجھے اختیار نہیں ہے۔ یہ کام تم ہی کو کرنا ہوگا۔ ہاں میں تمہیں اس چڑیل کے جادو کے اثر سے بچا سکتا ہوں اور اسی لئے میں یہاں آیا ہوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بعد بزرگ نے اپنے نورانی چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر کر ماریا اور عنبر کے سروں پر ہاتھ پھیرا پھر سنیچکا کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"اب تم لوگوں پر چڑیل کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور ماریا کی طاقت بھی اس کو واپس مل گئی ہے۔ اب چڑیل اسے نہیں دیکھ سکے گی۔"

اتنا کہہ کر بزرگ اچانک دروازے میں سے گذر کر غائب ہو گئے ماریا نے عنبر سے کہا۔

"اب ہمیں اپنا کام تیز کر دینا چاہیے۔ کیونکہ چڑیل کا جادو ہم پر نہیں چلے گا۔"

عنبر نے تابوت میں لیٹی ہوئی لڑکی کو ہوش میں لانے کی کوشش کی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور بھولپن سے پوچھا۔

"میں ـــــ میں کہاں ہوں؟"

"شی۔" عنبر نے کہا۔ "خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو۔ ہم تمہیں یہاں سے نکالنے آئے ہیں۔"

سنیچکا بولی۔

"میری ماں ـــــ"

"شی۔ اونچی آواز نہ نکالو۔ ہم تمہیں تمہاری ماں کے پاس ہی لئے جا رہے ہیں۔ تمہیں چڑیل نے یہاں قید کر رکھا

تھا۔ ڈرنا نہیں۔ چڑیل اب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی آؤ ہمارے ساتھ۔"

ماریا نے سنیچکا پر اپنا آپ ظاہر نہیں کیا تھا۔ عنبر نے سنیچکا کو ساتھ لیا اور تابوت والی کوٹھڑی سے نکل کر ستونوں والے دالان میں آ گیا۔ یہاں کوئی نہیں تھا۔ یہاں سے گذر کر وہ کنوئیں میں اتر گئے اور پھر سُرنگ میں داخل ہوئے۔ ماریا اُن کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"ماریا! خبردار رہنا۔"

سنیچکا نے حیرانی سے کہا۔

"تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟"

عنبر کو خیال نہیں رہا تھا کہ سنیچکا کو ماریا کی موجودگی کا علم نہیں ہے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور صرف ہونٹوں سے "شی" کر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ قبر کے اندر جا کر ختم ہو گئی یہی وہ قبر تھی جہاں چڑیل داخل ہوئی تھی۔ جونہی یہ لوگ قبر میں آئے ان کے پیچھے چیخوں کا شور مچ گیا۔ مڑ کر دیکھتے ہیں کہ دور سُرنگ میں سُرخ دہکتی آنکھوں والی چڑیل بال کھولے اپنے دونوں لمبے بازو ہلاتی چلاتی شور مچاتی آنکھوں سے شعلے برساتی بھاگی چلی آ رہی ہے۔ سنیچکا کے منہ سے خوف کے مارے چیخ نکل گئی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ عنبر نے جلدی سے اُسے اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور ماریا سے کہا کہ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیزی سے باہر نکل کر سنچیکا کو اوپر کھینچ لے۔ اگرچہ انہیں علم تھا کہ
ان پر جادو کا اثر نہیں ہو گا پھر بھی خطرہ تھا کہ سنچیکا لڑکی کو یہ چڑیل
اپنے چھریلوں ایسے دانتوں سے چیر پھاڑ کر نہ رکھ دے۔ ماریا اچھل کر
قبر سے باہر نکل گئی۔ اس نے ہاتھ نیچے کئے اور کہا سنچیکا کو اوپر پکڑاؤ
عنبر نے سنچیکا کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا ہی تھا کہ چڑیل اس
کے سر پر آ پہنچی۔ اس نے ایسی بھیانک چیخ ماری کہ سنچیکا عنبر کے
ہاتھ سے گر پڑی۔

سب سے کی شکل

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موت کے تعاقب کی واپسی

آپ کے جانے پہچانے سلسلے

عنبر، ناگ، ماریا

کے ۵ ہزار سالہ سفر کی پُراسرار اور سنسنی خیز داستان

۱ لاش سے ملاقات
۲ جہاز ڈوب گیا
۳ سمندر کی چڑیل
۴ پُراسرار غار کی مورتی
۵ ناگ لندن میں
۶ تابوت میں سانپ
۷ موت کا دریا
۸ سانپ کا انتقام
۹ سانپ کی آواز
۱۰ ناگ کا قتل
۱۱ شاہ بلوط کا خزانہ
۱۲ پتھر کا ہاتھ
۱۳ طوفانی سمندر کا بھوت
۱۴ ڈائنا سورس کا جزیرہ
۱۵ سیاہ پوش سایہ
۱۶ انسانی بلی
۱۷ سانپوں کا جنگل
۱۸ ماریا اور بن مانس

مصنف: اے حمید

اپنے قریبی بک سٹال / ہاکر سے طلب کیجیے

یا براہ راست ہم سے منگوائیے!

نیا مکتبہ اقرأ ۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور